کنز الایمان

ایک اہل حدیث کی نظر میں

مصنف

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی

ایم۔ اے اسلامیات۔ ایم اے عربی
فاضل درس نظامی۔ مدرس جامعہ ستاریہ

ناشر

کتاب خانہ قرآن و سنت

فیڈرل بی ایریا کراچی

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

وفات الانبیاءؑ

ایک فکر انگیز مناظرانہ مقالہ

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی

ایک مجہول النسب شخص کی شائع کردہ تحریر بعنوان حیات الانبیاءؑ پر ایک ایسا علمی محاسبہ جس نے باطل کے دانت کھٹے کر دیئے، ایک ایسی تحریر کہ باطل پرست قیامت تک جس کا جواب نہ دے سکیں، وہ مناظرانہ تحریر جس نے حیات الانبیاء کے بودے دلائل کے پرخچے اڑا دیئے۔ قیمت ۱/-

ملنے کا پتہ

پاک اکیڈمی دکان ۲۲، جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی

جامعہ ستاریہ اسلامیہ گلشن اقبال بلاک ۶، کراچی

کنز الایمان

ایک اہل حدیث کی نظر میں

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی

امیر جمعیت برادران اہلحدیث پاکستان

ناشر

کتاب خانہ قرآن وسنت

فیڈرل بی ایریا ــــ کراچی

- نام کتاب : کنزالایمان ایک اہل حدیث کی نظر میں
- مصنف : علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی
- تاریخ اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ، مئی ۱۹۸۸ء
- تعداد : ایک ہزار
- کتابت : صاحبزادہ حافظ حقانی میاں قادری
- ناشر : کتاب خانہ قرآن وسنت الیف بی ایریا
- قیمت : ۳۰ روپیہ

ملنے کے پتے

- پاک اکیڈمی بک سیلرز اینڈ پبلشرز دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی
- جامعہ ستاریہ اسلامیہ، گلشن اقبال بلاک ۶ یونیورسٹی روڈ کراچی
- ادارہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر گراؤنڈ فلور، الفا اسکوائرز نزد تغلق ہاؤس کراچی
- مکتبہ ایوبیہ، حدیث منزل، محمدی مسجد، برنس روڈ کراچی

فہرست

اہل حدیث احباب سے گزارش

جیسا آپ جانتے ہیں کہ میں ایک سابقہ حنفی بریلوی اور حالیہ اہلحدیث ہوں، جو کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا کرم الدین سلفیؒ کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں اہل حدیث ہوا، میرے اہلحدیث ہو جانے سے میرے بریلوی احباب مجھ سے خفا ہو گئے۔ یہاں تک کہ میری بریلوی بیوی کو مجھ سے جُدا کر دیا گیا، یہ وہ باتیں ہیں جو کہ میرے قریبی احباب اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان ہی دنوں میں جب کہ نہ فکر درست تھی نہ عقیدہ درست تھا، میں نے کنز الایمان کے محاسن پر ایک پچاس صفحات پر مشتمل مقالہ لکھا جو کہ آج بھی میرے سابقہ بریلوی احباب کے پاس محفوظ ہے اور باوجود طلب کرنے کے آج تک انھوں نے اس مقالہ کو مجھے واپس نہیں لوٹایا۔ اسی مضمون کا ایک اختصار میں نے ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم کی فرمائش پر لکھ کر جناب ریاست علی قادری کے حوالے کیا۔ جنھوں نے اُس اختصار کو کافی دنوں بعد معارفِ رضا، نامی رسالہ یادگاری مجلّہ میں شائع کر دیا۔ پھر اُسی اختصار کو رضا خانی جماعت نے مزید اضافوں کے ساتھ ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کر دیا۔ اس کے بعد جب کہ میں اہلحدیث مسلک اختیار کر چکا تھا مجھ سے کئی مرتبہ میرے دوستوں نے جن میں صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان رانا محمد شفیق خان پسروری خصوصاً شامل ہیں، مجھ سے اصرار کیا کہ میں تحریری طور پر اس سابقہ مضمون سے رجوع کر لوں تاکہ بریلوی حضرات اِس مضمون سے زیادہ فائدہ نہ اُٹھا سکیں، لیکن میں نے ان کے اصرار پر زیادہ توجہ نہ دی پھر جناب پروفیسر یامین محمدی صاحب صدر شعبہ قانون وفاقی اردو کالج کراچی نے

مجھے ماہنامہ محدث بنارس (ہند) کا ایک شمارہ دکھایا۔ جس میں میرے رسوائے زمانہ مضمون پر تنقید کی گئی تھی اس مضمون کو پڑھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ تحریری طور پر اب تک رجوع نہ کرنے سے جماعت اہل حدیث کو اب تک کتنا نقصان اور بریلوی حضرات کو کتنا فائدہ پہنچا ہے۔ چنانچہ پھر میں نے تحریری طور پر ایک رجوع نامہ پاکستان کے تمام اہل حدیث جرائد کو ارسال کیا اور علیحدہ ایک ہینڈبل کی صورت میں شائع کر کے تقسیم کروایا اب مزید یہ مضمون ایک کتابچہ کی صورت میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں جس کا مقصد سوائے اس کے کچھ اور نہیں کہ آپ حضرات اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔ اور بریلوی پروپیگنڈہ کا دندان شکن جواب دیں جو کہ وہ میرے سابقہ مضمون سے کر رہے ہیں۔

میرے دوستو! آپ کو بخوبی علم ہے بریلویوں نے لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے مختلف علاقوں میں میرا رسوائے زمانہ مضمون شائع کر کے مفت تقسیم کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنے مذہب کی حقانیت کو ثابت کر سکیں ان کی اس خیانت کا رد آپ بھی اس کتابچے کو شائع کر کے اور اسے مفت تقسیم کر کے لوگوں میں پھیلا کر کر سکتے ہیں اگر میں صاحبِ استطاعت ہوتا تو اس کتابچہ کو شائع کر کے اسے مفت تقسیم کر دیتا تاکہ یہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں لوگوں تک پہنچتا۔ مگر میں نے کیونکہ اپنے ذاتی خرچ پر اس کتابچہ کو شائع کیا ہے تو برائے نام اس کی قیمت رکھی ہے تاکہ اس ایک ایڈیشن کے بعد مزید ایڈیشن بھی شائع کر سکوں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ خرید کر اس کتابچہ کو پھیلائیں۔ اہلحدیث خطباء علماء اور ائمہ حضرات سے بھی میری گزارش ہے کہ وہ لوگوں کو اس کتابچہ پر بہترین تبصرے شائع فرما کر اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں میرے ممد و معاون بنیں۔ میں آپ کی آراء کا اور آپ کا بہترین مشوروں کا منتظر رہوں گا۔

دیوبندی احباب سے گزارش

میں نے اپنے سابقہ مضمون "کنزالایمان ایک اہل حدیث کی نظر میں" میں جہاں کنزالایمان کے محاسن بیان کئے تھے، وہاں آپ حضرات پر بھی کافی سب وشتم کیا تھا، جس کی واحد وجہ میرا سابقہ مسلک، میرا سابقہ نظریہ، اور میری سابقہ فکر تھا وگرنہ فروعی اختلافات کے باوجود آپ حضرات میرے نزدیک دیگر مسالک کے مقابلے میں ہم اہل حدیثوں سے قریب تر ہیں۔ جب بریلوی حضرات نے میری اس پرانی تحریر کو شائع کیا تو جہاں اس سے اہل حدیث حضرات میں بے چینی پھیلی وہاں دیوبندی احباب بھی ایسی ہی کشمکش سے دوچار ہوئے۔ البتہ وہ احباب جنہیں علم تھا کہ یہ تحریر پرانی ہے اور اضافہ کرکے بعد میں شائع کی گئی ہے۔ نہ وہ بے چین ہوئے اور نہ ہی ناراض ہوئے۔ البتہ اُن میں سے چند ایک نے یہ مطالبہ ضرور کیا کہ جو زہر بریلوی حضرات میرے نام سے پھیلا رہے ہیں اس کا توڑ بھی میں ہی کسی جوابی مضمون کی صورت میں کردوں۔ حقیقت یہ ہے کہ احمد رضا خان صاحب کی کنزالایمان اور مولوی نعیم الدین کی خزائن العرفان کا جس قدر بھی علمی محاسبہ ہوا ہے وہ تمام کا تمام دیوبندی حضرات ہی کی جانب سے ہوا ہے اور میں نے بھی کافی حد تک انہی علمی محاسبے استفادہ کرتے ہوئے اپنے اس مضمون کو مرتب کیا ہے۔

کنزالایمان پر دیارِ عرب میں جو پابندی لگائی گئی ہے۔ اس میں علمائے اہل حدیث کی کاوشوں کے ساتھ آپ حضرات کی کاوشیں بھی شامل تھیں۔ اسی طرح وطنِ عزیز میں بھی ہماری آوازمیں آپ کی آواز بھی شامل ہے اور ہم لوگ ہم آواز ہو کر لوگوں کو یہاں کنزالایمان کی حقیقتوں سے باخبر کر رہے ہیں۔

میرے دوستو! اس وقت وطنِ عزیز میں صرف ہم اور آپ ہی ہیں جو لوگوں کو اللہ کی توحید و احدانیت کا درس دے رہے ہیں اور مسلمانانِ پاکستان کی اصلاح میں

شبانہ روز مشغول ہیں جب کہ دیگر جماعتیں اس ملک میں غیر اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کر رہی ہیں گو کہ وہ اپنے زعم میں خود کو اسلامی جماعتیں گردانتے ہیں لہٰذا اس امر کی نہایت شدید ضرورت ہے کہ ہم باہمی اتفاق کے ذریعے مشرکوں، بریلویوں، شیعوں مرزائیوں، مودودیوں، نیچریوں، پرویزیوں اور ملحدوں کے ناپاک ارادوں اور خبیث عزائم کو ناکام بنا دیں۔ میں یہ بات آپ سے اس لئے بھی کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کے اس تحمل سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جس کا مظاہرہ آپ نے میرے رسوائے زمانہ مضمون کی اشاعت کے بعد کیا ہے، دیگر آپ حضرات جوابی طور پر اس کا رد لکھ سکتے تھے اور جواباً آپ جماعتِ اہل حدیث پر تبرا بھی کر سکتے تھے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا جس پر میں آپ کا ممنون ہوں۔

میرے دوستو! گو کہ اس کتابچے سے قبل کنز الایمان کے رد میں آپ کی نظروں سے مولانا اخلاق حسین قاسمی، مولانا اقبال نعمانی اور دیگر علماء کی تصانیف گزر چکی ہیں جو کہ آپ کی جماعت کے جید علماء ہیں ان کی تصانیف کے مقابلے میں میری یہ تحریر نہ تو بہت جامع ہے اور نہ ہی بہت بڑی ہے لیکن یہ اس اعتبار سے انوکھی ہے کہ کل جس قلم سے اپنے دورِ بریلویت میں احقر نے محاسن کنز الایمان لکھے تھے آج اُسی قلم سے بحیثیت اہل حدیث اُن ہی محاسن کا رد لکھا ہے، لہٰذا میں آپ حضرات سے پرزور اپیل کروں گا کہ جہاں جہاں میرے پچھلے مضمون کا زہر پھیلا ہے وہاں وہاں آپ بھی اس تریاق کو پہنچانے میں میرا اور جماعت اہلحدیث کا ساتھ دیں کہ ردِ رضا خانیت میں ہم جدا جدا نہیں بلکہ ایک ہیں۔

بریلوی احباب سے گزارش

آپ حضرات تک یہ تحریر پہنچے گی تو لامحالہ آپ کو رنج وغم ہوگا کہ ہم اب تک جس اہل حدیث کے نام سے کنزالایمان کے محاسن میں تحریر کردہ پمفلٹ "کنزالایمان ایک غیر مقلد کی نظر میں" شائع کرتے رہے ۔ اب اس نے یہ غضب ڈھایا کہ کنزالایمان کے عیوب اسی عنوان کے تحت لکھ کر ہماری اُس سعی پر پانی پھیر دیا جو ہم نے اس پمفلٹ کو دنیا بھر میں شائع کرکے کی تھی ۔

آپ حضرات نے جس طرح مجھے رسوا کیا اُس سے آپ بھی کچھ بدنام نہیں ہوئے، آپ کی ڈھٹائی کا عالم یہ تھا کہ آپ نے میری اجازت کے بغیر معارفِ رضا میں شائع ہونے والا میرا مضمون پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا، پھر دوسری ڈھٹائی یہ کہ میرے مضمون کے ساتھ اضافہ کرکے اور کسی دوسرے بریلوی کا مضمون میرے مضمون کیساتھ شائع کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ گویا یہ تمام کی تمام تحریر میری ہے ، کیونکہ سرورق پر اس احقر ہی کا نام ہے ۔ پھر آپ صاحبان کی مسلسل ڈھٹائی میں یہ بھی شامل ہے کہ ان گنت مقامات پر مختلف جلسوں میں یہ رسوائے زمانہ تحریر مجھ سے منسوب کرکے پڑھی گئی، لوگوں کو سنائی گئی ۔ اور یہ بات بھی مجھے آپ کی جماعتِ نورانیہ کے ایک نوری علامہ صاحب نے بتائی کہ میرا مقالہ لندن کی ایک رضا خانی کانفرنس میں بھی پڑھا گیا ۔ جب کہ عرصہ دراز سے میں اپنے اس سابقہ مضمون سے رجوع کرکے بیزاری کا اعلان بھی کرتا چلا آرہا ہوں میرے دوستو! بتاؤ یہ کم ظرفی ، بے غیرتی ، بے حیائی ، بے شرمی اور ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے کہ میں تقریباً چار سال سے اپنی سابقہ فکر، سابقہ مسلک ، سابقہ نگارشات اور اپنے اس سابقہ مضمون سے لاتعلقی کا اظہار کر رہا ہوں اور آپ اسے مسلسل شائع کر رہے ہیں اور ابھی تک اس مضمون کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں ۔ آج جبکہ یہ تحریر شائع ہو کر بفضلِ الٰہی منظر

عام پر آرہی ہے تو میں اپنے رب کے حضور سربسجود ہوں کہ اُس نے مجھے میری زندگی ہی میں یہ توفیق عطا فرمائی کہ میں اپنے گناہ کا کفارہ ادا کرسکوں ۔ لیکن اس مضمون کی تحریر کے دوران بھی اور اس سے قبل بھی یعنی گزشتہ چار سالوں سے آپ حضرات سے یہ طعنے بھی سنتا چلا آرہا ہوں کہ میں نے اپنی جماعت اہل حدیث کے سرکردہ افراد کے دباؤ میں آکر اپنے سابقہ مضمون سے رجوع کیا ہے ۔ آپ ہی کی جماعت نورانیہ کے ایک عالم کے بقول مجھے جامعہ ستاریہ اسلامیہ سے فارغ کردینے کی بھی دھمکی دی گئی اور جماعتی سطح پر مجھے کافی مطعون بھی کیا گیا تب کہیں جاکر میں نے کنزالایمان کے بارے میں اپنی فکر کے زاویے بدلے ہیں ۔ میں ان الزامات کے جواب میں آپ سے صرف یہی عرض کروں گا کہ اگر یہ الزامات درست ہیں تو مجھے اب تک جماعتِ اہل حدیث میں کیوں برداشت کیا گیا ۔ جب کہ نہ صرف میں نے رجوع میں تاخیر کی بلکہ اس تحریر کے منظر عام پر لانے میں بھی کافی تاخیر برتی ہے جو کہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ مجھے یہ مضمون لکھنے پر کسی اہلحدیث نے نہیں بلکہ آپ کی ڈھٹائیوں نے مجبور کیا ہے ۔ آپ کو کس نے یہ حق دیا ہے کہ آپ کسی کی تحریر کو "اور وہ بھی رجوع شدہ" اُس کی مرضی اور اجازت کے بغیر شائع کرتے پھریں ۔ کراچی میں کھارادر کے علاقے میں آپ کی جماعت کے کچھ لوگوں نے جب یہ پمفلٹ شائع کیا تو مجھے مطلق اس کی خبر نہ تھی ، مجھے تو اس کی اطلاع دہلی ، بہار ، اور دبئی سے اس وقت ملی جب وہاں یہ پمفلٹ تقسیم ہوا ۔ آپ لوگوں نے جس طرح چوری چھپے اور بغیر علم میں لائے میرا سابقہ مضمون شائع کیا اس کے جواب میں علی الاعلان اور آپ کے علم میں لاکر یہ جوابی مضمون شائع کررہا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ آپ حضرات اس مضمون کی دلچسپی سے پذیرائی کریں گے جیسی کہ سابقہ مضمون کی آپ نے کی تھی شرط یہ ہے کہ اس کے مطالعہ کے دوران آپ تعصب کی عینک اُتار دیں ۔

آپ کا خیر اندیش

سعید بن عزیز یوسف زئی

مقدمہ

ہمارے دوست علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی اب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں آپ فاضل عربی، فاضل اردو بھی ہیں اور اسلامیات میں ایم۔ اے بھی ہیں، وفاق المدارس السلفیہ سے سندِ فراغت بھی حاصل کرچکے ہیں اور جامع مسجد محمدی روشن باغ میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، جامعہ ستاریہ، گلشن اقبال میں مدرسی کے فرائض بھی بحسن وخوبی ادا فرمارہے ہیں، اس کے علاوہ جمعیت الفلاح میں عربی کے مدرس رہ چکے ہیں اور فی الوقت لیاقت آباد میں ایک ادارہ میں بھی عربی پڑھا رہے ہیں اب کئی کتابوں کے مولف بھی ہیں اور ایک بہترین مقرر و خطیب بھی ہیں، آپ کے بے شمار علمی اور تحقیقی مضامین مختلف جرائد و رسائل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ان سب کے علاوہ فن مناظرہ کے بھی ماہر ہیں اپ کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔

علامہ سعید بن عزیز ابتداء میں بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور دیگر بریلوی حضرات کی طرح مولوی احمد رضا خان بریلوی کے اندھے مقلد و معتقد تھے، اسی زمانے میں آپ نے مولوی احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کے نام سے مشہور ہے کی تعریف اور توصیف اور فضائل پر ایک مضمون لکھا تھا۔ مگر دین حق اور قرآن وحدیث کے مطالعہ اور تحقیق کے بعد موصوف نے مسلک حقہ، مسلک عمل بالقرآن والحدیث یعنی مسلک اہل حدیث اختیار کرلیا اور بریلویت سے توبہ کرلی۔ بریلوی بھائیوں نے ان کے اس مضمون کو جو انھوں نے اس زمانے میں لکھا تھا جب وہ بریلوی تھے کنزالایمان ایک اہلحدیث کی نظر میں کے نام سے اپنی کتب و رسائل میں شائع کیا۔ اور پھر پورے

برصغیر ہندوپاک میں اس مضمون کو علیحدہ پمفلٹ کی شکل میں شائع کرکے دنیائے اسلام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی اور یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی کہ معاذاللہ! اہل حدیث عالم دین ایک ایسے ترجمۂ قرآن کو جو شرک و بدعت سے بھرا ہوا ہے اور جس میں شان باری تعالیٰ، شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم، شان امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن، شان صحابہ رضی اللہ عنہم میں گستاخیاں موجود ہوں، جس میں تضاد بیانیاں ہوں، جس میں عربی زبان و بیان اور قواعد کی غلطیاں ہوں اور جس میں اردو زبان و محاورے کی بھی بکثرت اغلاط ہوں اور جس ترجمہ میں تحریف معنوی کی بکثرت مثالیں موجود ہوں، بہت ہی عمدہ سمجھتا ہے۔

علامہ سعید بن عزیز نے اپنے مختلف بیانات اور مضامین میں اس کی تردید شائع کی اور وہ ہندوپاک کے کئی پرچوں میں شائع ہوئی، پھر اس تردیدی مضمون و بیان کو پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا گیا اور اپنی تقاریر اور خطبات جمعہ میں تردید بھی کی گئی، مگر بریلوی علماء نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور اب تک اسے اہلحدیث عالم کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔

ان تمام وجوہات کی بناء پر علامہ سعید بن عزیز نے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی کہ اس ترجمہ کا مکمل پوسٹ مارٹم کیا جائے اور پھر اسے ایک کتابچے کی شکل میں شائع کیا جائے۔ چنانچہ علامہ موصوف نے قدرے تفصیل کے ساتھ اس ترجمے کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ جس غلط فہمی میں لوگ مبتلا ہیں اس کو پڑھ کر وہ اپنی اصلاح کرلیں۔

علامہ موصوف نے دلائل و براہین اور مثالوں سے ثابت کیا ہے کہ اس ترجمۂ قرآن میں مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اللہ تعالیٰ کی شان، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس، ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، صحابیات رضی اللہ عنہن کی شان نے

میں کیا کیا گستاخیاں کیں ہیں ۔ قرآن مجید کے ترجمے میں کس قدر تحریفات کی ہیں اور پھر اس ترجمے میں بے شمار تضاد بیانیاں بھی موجود ہیں کہ کہیں کسی لفظ کے کچھ معنی اختیار کئے گئے ہیں اور کہیں کچھ، پھر نام نہاد اعلیٰ حضرت کی عربی دانی کی بھی پول کھولی ہے اور متعدد مثالوں سے ثابت کیا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی عربی زبان سے بھی پورے طور پر واقف نہیں تھے ۔ اس کے ساتھ بے شمار مثالوں سے یہ بھی واضح کیا ہے کہ موصوف اردو زبان سے بھی اچھی طرح واقف نہ تھے ۔ اور اردو زبان کے لیسے لیسے رکیک اور متبذل، مشکل الفاظ اور محاورات استعمال کئے ہیں جس کی مثال اردو زبان و ادب میں کہیں نہیں ملتی ۔

اس کتابچے کے مطالعے سے قبل ہم بھی یہی سمجھتے تھے اور سنتے اور پڑھتے چلے آئے تھے کہ مولوی احمد رضا خاں ۵۰ علوم پر قدرت کاملہ رکھتے تھے ۔ مگر اس کتاب کے مطالعہ سے اس ڈھول کا پول کھل گیا اور معلوم یہ ہوا کہ یہ صرف پروپیگنڈہ ہی ہے ۔ حقیقت کا اس سے دور کا بھی تعلق نہیں ۔

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی نے اس کتابچہ میں اختصار سے کام لیا ہے اور صرف چند مثالیں بطور نمونہ پیش کی ہیں تاکہ ان چند مثالوں سے حقیقت کھل کر سامنے آجائے ورنہ پورا قرآن مجید اس قسم کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے اس لحاظ سے سے اس قرآن مجید کے ترجمہ کو کنز الایمان یعنی ایمان کا خزانہ کہنا اور لکھنا زیبا دیتی ہے ۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم نے اپنی معرکتہ الآراء عربی تصنیف البریلویہ میں بھی ایسی بکثرت مثالیں دی ہیں ۔ جن کی وجہ سے یہ رسوائے زمانہ ترجمہ قرآن سعودی عرب میں ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ۔

اس کتابچہ کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے تو کس طرح اس کی عقل و فہم کو کھول دیتا ہے ۔ علامہ سعید جب مقلد تھے تو یہ سب

غلطیاں انھیں نظر نہ آئیں، مگر جب تقلید کے اندھیروں سے نکلے اور حق و ہدایت کا راستہ اختیار کیا تو انھیں حق و باطل میں امتیاز کا ملکہ حاصل ہو گیا۔

علامہ سعید بن عزیز نے یہ کتابچہ لکھ کر ایک بہت ہی اہم خدمت انجام دی ہے۔ ان کی تحریر و اسلوب نہایت سادہ اور دل نشین ہے اور مطالعہ بہت ہی وسیع ہے مجھے امید قوی ہے کہ ان کی یہ کتاب قبولیت عام اور شہرت دوام کا درجہ حاصل کرے گی میری جماعتی احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کا نہ صرف یہ کہ بنظر غائر مطالعہ کریں بلکہ اس کتاب کو ہر خاص و عام تک پہنچائیں اور اس کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیں۔

ہم علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی صاحب کے لئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت لے۔ آمین

فقط خادم الاسلام والمسلمین
محمد یامین محمدی غفرلہٗ
صدر کلیہ قانون
وفاقی گورنمنٹ اردو کالج، کراچی
۱۵ اپریل ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک

تقریظ

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی میرے نہایت قابل احترام ساتھی ہیں جو کہ جامعہ ستاریہ اسلامیہ میں اس وقت میرے ساتھ تدریسی فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔
زیر نظر کتاب سے قبل بھی آپ بہت سے رسالے تصنیف کر چکے ہیں۔ میں اس رسالہ کو مختلف مقامات سے پڑھا اور اسے ایک بہترین مناظرانہ تحریر پایا۔ میرا خیال ہے کہ اس موضوع ردِّ رضاخانیت پر علامہ سعید بن عزیز صاحب کا یہ رسالہ ہر اعتبار سے نہ صرف مفید بلکہ جامع ترین ہے۔ میں اپنے احباب سے اس کتاب کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو یہ قابلِ قدر کتاب تحریر کرنے پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

عبدہ الاحقر

محمد یوسف قصوری
ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
افتطمعون ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منھم یسمعون کلام اللہ ثم
یحرفونہ من بعد ما عقلوہ وھم یعلمون (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۷۵)

اللہ بزرگ و برتر وحدہٗ لاشریک لہٗ ذوالجلال الاکرام، احکم الحاکمین اور رب العالمین
کا ہم گناہ گار و خطا کار بندوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں صاحب
عقل و بصیرت بنایا، فراست و ذکاوت کا حامل بنایا، عاقل و ناطق بنایا۔
فصیح اللسان و فصیح الکلام بنایا اشرف المخلوقات بنایا پھر اس کے بعد دوسرا
اور سب سے بڑا احسان یہ فرمایا کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی، مطیع
متبع، تابعدار، فرماں بردار اور غلام بنایا۔ چنانچہ ان انعامات و احسانات اور انہی
جیسے لاکھوں کروڑوں بلکہ لاتعداد و بے شمار احسانات و انعامات پر ہم اپنے پرورد
گار کے حضور بطور شکر اس کی حمد و ثنا کرتے۔ اس کے تقدس اور اس کی بزرگی کو
بیان کرتے ہیں۔ ایسے ہی جیسے اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی۔
پھر اس کے بعد ہم اپنے پروردگار کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ تمام انبیاء اور رسل کی
مبارک اور طیب روحوں پر اور خصوصاً جناب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری
جانب سے ان گنت اور بے شمار درود و سلام پہنچائے (آمین یارب العالمین)
مدت دراز سے ایک اختلافی تحریر کی وجہ (جو کہ میں نے زندگی کے اس دور میں
لکھی تھی جب نہ میرا عقیدہ صحیح تھا اور نہ ہی میری فکر کا قبلہ درست تھا)
جسے بریلوی حضرات دنیا کے مختلف ممالک میں اخلاقی قدروں، ضابطوں،
اور اصولوں کو پامال کرتے ہوئے میری اجازت کے بغیر شائع کیا۔

میرے احباب کا، دوستوں کا، تلامذہ کا، اور مقتدیوں کا تقاضہ تھا کہ میں مولوی احمد رضا خان کی تفسیر "کنز الایمان" پر اپنا موجودہ نقطہ نظر ضابطہ تحریر میں لاؤں۔ تاکہ وہ اس زہر کا تریاق بن سکے جو میرے ہی نام سے شائع ہو کر اور دنیا میں پھیل کر نہ صرف میری ہی بلکہ مسلک اہل حدیث کی بھی رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث بن رہا ہے

گو کہ اس مضمون کی طباعت سے قبل میرے تردیدی وضاحتی اور رجوعی مضامین پاک و ہند کے چند رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ میں ایک رجوع نامہ بصورت ہینڈبل **کنز الایمان ایک اہلحدیث کی نظر میں** شائع کروا کر تقسیم کر چکا ہوں لیکن احباب کا تقاضہ اب بھی برقرار ہے کہ اس کے علاوہ بھی وہ مجھ سے مزید بہت کچھ چاہتے ہیں۔

احباب کی فرمائش پر اور مقتدیوں کی درخواست پر میں نے ایک خطبہ جمعہ بھی اسی موضوع پر بیان کیا اور کنز الایمان کی حقیقت سامعین کو سنائی تو وہاں سے بھی یہی مطالبہ اٹھا کہ میں اپنی اس تقریر کو تحریر کا روپ دوں۔

لہذا اب یہ ناممکن تھا کہ میں ان کے صحیح اور جائز مطالبہ کو تسلیم نہ کرتا جب کہ میں خود بھی چاہ رہا تھا مگر مصروفیات آڑے آجایا کرتی تھیں۔ اب مطالبہ کی شدت نے مصروفیات کو پس پشت ڈال دیا ہے اور پہلے اپنی اولین فرصت میں یہ مضمون مکمل کر کے نہ صرف آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے بلکہ بقول ایک دیوبندی دوست کے میں نے اس مضمون کے ذریعے اپنے سابقہ مضمون کا کفارہ بھی ادا کر دیا ہے۔

کنز الایمان کے معنیٰ ہیں ایمان کا خزانہ، اور یہ اس رسوائے زمانہ ترجمہ قرآن مجید کا نام ہے جسے برصغیر کے بدعتیوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب نے لکھا ہے۔

جب تک مجھے علم نہ تھا میں کنز الایمان کو ایمان کا خزانہ ہی سمجھتا تھا مگر جب میرے پروردگار نے مجھے علم و فہم ذکاوت و فراست سے آراستہ کیا پھر تقلید شخصی کے اندھیروں سے نکال کر مجھے تحقیق و اجتہاد کی روشن دنیا دکھائی اور میں نے از سر نو اس ترجمہ کا مطالعہ کیا تو جگہ جگہ مجھے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کی تحریر پر ناصب الایمان

ہونے کا نہ صرف احساس بلکہ یقین بھی ہوا۔ میں اپنی تحریر میں ان مقامات پر ضرور بحث کروں گا جہاں فاضل بریلوی اپنی علمیت کے باوجود یا تو دھوکہ کھا گیئے۔ یا پھر انہوں نے جان بوجھ کر قرآنی آیات کے تراجم غلط کیئے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جو کہ عربی زبان سے نا آشنا یا کم آشنا ہو اور وہ اس ترجمہ قرآن مجید کو پڑھے تو اس کا ایمان کسی بھی طور پر سلامت نہیں رہ سکتا۔

اس ترجمہ کو پڑھ کر یا تو وہ گستاخ رسول بنے گا یا پھر بدعتی و مشرک بنے گا

اس لیئے کہ مترجم نے اپنے ترجمہ کے ذریعے جا بجا مقامات پر قاری کو گمراہ کرنے کی بھرپور سعی کی ہے۔ اس کے ذہن کو پراگندہ کرنے کی کوشش کی ہے جسے دیکھتے ہوئے میرے ذہن میں اس کے لیئے جو نیا نام ابھرا ہے وہ **"خیانۃ الاذھان"** ہے یعنی ذہنوں کو پراگندہ کرنے والی تحریر۔

مصنف نے جو کہ خود کو عاشق رسول کہتے ہیں اپنے اس ترجمے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان گنت مواقع پر توہین کی ہے اور آپ کی شان کو جان بوجھ کر گھٹانے کی کوشش کی ہے کبھی آپ کو مقام الوہیت پر پر بٹھا دیا ہے تو کہیں آپ کو غیر عاقل قرار دے دیا ہے کہیں آپ کو اللہ کے نور کا حصہ اور جز قرار دیا ہے تو کہیں آپ کو انسان اور بشر تسلیم کیا ہے

الغرض یہ ترجمہ شروع تا آخر تضاد ہی تضاد کا شکار ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ نام نہاد کنز الایمان کا تمام تر تضاد آپ کے سامنے پیش کر دوں اور ساتھ ہی مترجم کی وہ تحریریں بھی جس میں اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں اور آپ کے اعلیٰ و ارفع مقام کی تنقیص کی ہے پھر آپ صاحبان خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ کیا فاضل بریلوی اپنے مبینہ دعوی کے مطابق عاشق رسول کہلانے کے قابل ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی شان کو اپنے ترجمہ اور تحریروں میں گھٹانے، تنقیص اور توہین کرنے کی وجہ سے گستاخ رسول کہلانے کے قابل ہیں۔

میرے سابقہ مکتب فکر کے افراد میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو رموز اسلام اور احکام شریعت پر غور و فکر کرنا جانتے ہی نہیں ہیں جو مولوی نے کہہ دیا جو بزرگوں سے سن لیا اور جو اپنے باپ دادا کو کرتے دیکھا وہی ان کے نزدیک حجت یا اسلام ہے میں خود بھی بچپن سے یہ پڑھتا اور سنتا چلا آرہا تھا کہ جناب فاضل بریلوی مجدد وقت اور سردار عاشقان رسول ہیں۔ مگر دولت علم سے مالا مال ہونے کے بعد شرک و بدعات کی پرخار اندھیری وادیوں سے نکل کر اور تقلیدی جالوں سے آزاد ہو کر مجھ پر جہاں دیگر حقائق منکشف ہوئے وہاں فاضل بریلوی کی حقیقت بھی منکشف ہوئی۔ میں اپنے سابقہ بریلوی احباب سے ملتمس ہوں کہ وہ میری اس تحریر کو تعصب کی عینک اتار کر وسیع نظری، فراخ ذہنی اور کشادہ قلبی کے ساتھ پڑھیں۔

انشاءاللہ حق ان کے سامنے واضح ہو کر آجائیگا۔ میں بھی آپ ہی کی طرح فاضل بریلوی کا اور مسلک بریلوی کا گرویدہ تھا۔ میں نے خود اُس دور میں کنزالایمان کے محاسن لکھے مگر آج انکشاف حقیقت کے بعد میرے لیئے یہ ممکن نہیں رہا کہ میں آپ کی متاعِ ایمانی کو مسلسل لٹتا دیکھتا رہوں۔

میری نہ فاضل بریلوی سے کوئی دشمنی ہے اور نہ ہی بریلوی حضرات سے میری کوئی ذاتی مخاصمت ہے۔ بلکہ میں غیرت ایمانی، حمیت اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضوں کے تحت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عالی شان کی روشنی میں اپنا یہ مضمون مرتب کر رہا ہوں۔

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

جس نے اللہ کے لیئے محبت کی، اللہ کے لیئے نفرت کی، اور اللہ کے لیئے دیا اور اللہ ہی کے لیئے منع کیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

تاکہ جب حق آپ کے سامنے واضح ہو کر آجائے تو آپ اُسے اسی طرح قبول کریں۔

جیسا کہ اس کا حق ہے

مختلف آیات کے تراجم میں اختلافی بحث کی گئی ہے میں نے اپنی

جانب سے وہاں بہت کم لکھا ہے اور اگر لکھا بھی ہے تو نظریہ ضرورت کے تحت لکھا ہے۔ وگرنہ موازنہ بھی انہی کی تحریروں سے کیا ہے

اس اعتبار سے میرے اس مضمون اور اس کتاب کو ایک طرح کی انفرادیت اور اس موضوع پر لکھی جانے والی دیگر تحریروں اور کتابوں پر فوقیت حاصل ہو گئی ہے

پھر یہ کتاب مخالفت برائے مخالفت کے اصولوں کے تحت نہیں لکھی گئی بلکہ دورانِ تحریر جو نظریہ اور اصول کارفرما رہا ہے وہ یہ ہے کہ بریلوی حضرات کو فاضل بریلوی کی تحریروں کے ذریعے ان کی حقیقت سے باخبر رکھا جائے اور انھیں بریلویت کے خول سے نکلنے کی دعوت دی جائے۔ اس اعتبار سے یہ ایک تبلیغی و اصلاحی کتاب و مضمون ہے۔ میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ میری اس پرخلوص سعی کو قبول فرمائے۔ اس کو بروز محشر میری نجات کا ذریعہ بنائے اور میری سابقہ تحریر کے گناہوں کا ازالہ میری اس تحریر سے فرمادے ساتھ ہی میری یہ دعا بھی ہے کہ حق تعالیٰ میرے سابقہ بریلوی احباب کو بھی ان کے عقیدہ و فکر کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ انہیں بریلویت کے خول اور تقلید شخصی کے پرپیچ راستوں سے نکال کر مسلک حقہ کے سیدھے سادھے راستوں پر چلائے آمین

کتبہ عبدہ الاحقر

سعید بن عزیز یوسف زئی

ایم اے عربی' اسلامیات

فاضل وفاق المدارس السلفیہ' فاضل عربی' فاضل اردو

خطیب جامع مسجد محمدی' روشن باغ سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی

مدرس جامعہ ستاریہ اسلامیہ گلشن اقبال کراچی۔

امیر جمعیت برادران اہلحدیث پاکستان

احمد رضا خان صاحب کے ترجمہ قرآن مجید المعروف بہ کنز الایمان کے بارے میں ہمارے بریلوی احباب کا خیال ہے کہ یہ اردو زبان میں قرآن مجید کا وہ واحد ترجمہ ہے جو اردو فصاحت وبلاغت میں اپنی مثال آپ ہے۔ دیگر مترجمین اور ان کے تراجم پر ہمارے یہ احباب اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے بوقت ترجمہ الفاظ کے لغوی معانی لیئے اور کیئے ہیں جس کی وجہ سے ان تراجم میں جابجا مقامات پر اللہ تعالی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی، دیگر انبیاء، اور صالحین کی توہین ہوئی ہے

لھذا وہ اشخاص کہ جن کے دلوں میں اللہ کی عزت اور اس کے رسول کی محبت ہے وہ ان تمام مترجمین اور ان کے تراجم سے کنارہ کش ہو کر صرف **کنز الایمان** ہی کا مطالعہ کریں۔ اسی سے قرآن مجید سمجھیں اور اسی سے رہنمائی حاصل کریں۔ اس لیئے صرف احمد رضا خان صاحب ہی وہ واحد مترجم ہیں کہ جنکا ترجمہ اللہ اور اس کے برحق نبی کی عظمتوں کا امین ہے

ہمارے ان احباب کا یہ بھی نظریہ یا عقیدہ ہے کہ احمد رضا خان نہ صرف اِس صدی کے مجدد ہیں بلکہ عشاق ومحبان رسول کے سردار بھی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ دیکھو...... قرآن مجید کا کیسا بے نظیر ترجمہ کیا ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ اردو ادب کا بے مثل سرمایہ ہے۔ میں اپنے دوستوں سے عرض کروں گا کہ کچھ دیر کے لیئے تعصب کو چھوڑ کر ذرا درج ذیل آیات مبارکہ کے ترجمہ پر نظر ڈالیئے اور پڑھ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتایئے کہ کیا اسی کا نام فصاحت وبلاغت ہے کہ اردو ادب کی تمام تر شائستگی کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیئے ہیں۔ اور بازاری بولی جو کہ رزیلوں کی زبان ہے اسے ترجمہ قرآن میں استعمال کیا جائے ذرا ملاحظہ فرمایئے۔

ایک طرف تو عشق رسول کا دعویٰ ہے اوروں پر توہین رسول کے الزامات لگائے جا رہے ہیں مگر پورے ترجمہ قرآن میں جہاں کہیں بھی اللہ کا خطاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہاں ترجمہ تم کہہ کر کرتے ہیں۔

اگر تو کہنا اور لکھنا بریلوی حضرات کے نزدیک توہینِ رسالت کا باعث ہے تو لفظ آپ کے ہوتے ہوئے اس سے کم درجے کے الفاظ حضور کے لیئے استعمال کرنا عین توہین رسول ہے اگر لفظ **ضالًّا** کا ترجمہ گمراہ کرنا توہین رسول ہے تو **اُمی** کا ترجمہ بے پڑھے کرنا بھی توہین رسول ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مترجمین سابقین نے کہیں بھی جان بوجھ کر اللہ کی اور اس کے برحق رسول توہین نہیں کی ان کے تراجم درست ہیں البتہ صاحب کنز الایمان نے کیونکہ اوروں کے تراجم کو رد کرنا اور اپنے مقلدوں سے رد کروانا تھا۔ اس لیئے انہوں نے جان بوجھ کر قرآن مجید کے ترجمہ میں معنوی طور پر تحریفات کیں تاکہ ہند کے مسلمانوں میں افتراق کا بیج بو کر اپنے فرنگی آقاؤں سے آفریں باد حاصل کرسکیں صاحب کنز الایمان نے اپنے طور پر قرآن مجید کے مختلف الفاظ کے نئے معانی ایجاد کیئے ہیں۔ اور کہیں کہیں تو وہ اتنے دور کی کوڑی لاتے ہیں کہ بے ساختہ مرحوم جرأت کا یہ شعر زبان پر آجاتا ہے۔

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی۔
اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

اس ترجمہ قرآن پر ایک تفسیری حاشیہ بعنوان **خزائن العرفان** نعیم الدین مرادآبادی نے تحریر کیا ہے جو کہ احمد رضا خاں کے شاگرد اور خلیفہ ہیں۔ اس تفسیری حاشیے میں انہوں نے اختلافی مسائل پر زیادہ بحث کی ہے، غیر اللہ کو پکارنا ان کے نام کی نذر و نیاز کرنا اور مختلف قسم کی بدعات کرنا انہوں نے جائز قرار دیئے ہیں ان کی اس کافرانہ تحریر کو میں نے کسی بھی مقام پر اس قابل نہیں پایا کہ وہ کسی عالم دین کی تحریر کہلا سکے میں ان کی تحریر پر اس لیئے زیادہ نہ لکھوں گا کہ میرا اصل ہدف احمد رضا خاں کا ترجمہ ہے اور مجھے ان ہی کے ترجمے سے ان کا تضاد کم علمی اور ان کی گستاخیاں جو انہوں نے اللہ، اس کے رسول ﷺ صحابہؓ اور امہات المومنینؓ کی شان میں کی ہیں ان کی نشاندہی کرنی ہے۔ اور اپنے بریلوی احباب کو حق سے آگاہ

کرنے کے بعد انہیں مسلک حقہ یعنی مسلک اہلحدیث قبول کرنے کی دعوت دینی ہے

چنانچہ اس تمہید کے بعد آیئے اور ملاحظہ فرمایئے۔

"اللہ تعالیٰ کی شان میں صاحب کنزالایمان کی گستاخیاں"

فذبحوھا وما کادوا یفعلون ۵ (البقرۃ : ۷۱)

تو اسے ذبح کیا اور (ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ (کنز)

آیت مذکورہ بالا میں اس واقعہ کا ذکر ہے کہ جب بنی اسرائیل کے ایک شخص قتل ہوا تھا اور قاتل کی نشاندھی کے لیئے حق تعالیٰ نے انہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جس پر انہوں نے بڑی ٹال مٹول کی۔ بالآخر انہوں نے جب کوئی راہِ فرار نہیں پائی تو مجبور ہو کر انہوں نے گائے ذبح کی۔

صاحب کنز الایمان نے یہاں حق تعالیٰ کے علم غیب کی نفی کرتے ہوئے اس کی شان اقدس میں توہین کی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ حالانکہ اسے بنی اسرائیل کے بارے میں تو کیا ہر ایک کے بارے میں معلوم ہے۔ کہ اس نے پچھلی زندگی کے لمحات میں کیا کیا، موجودہ وقت میں کیا کر رہا ہے۔ اور آئندہ کیا کریگا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ صاحب کنز الایمان اللہ تعالیٰ کے لیئے تو لکھ دیتے ہیں کہ بنی اسرائیل اسے ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے۔ مگر اس کے بندے اور رسول جناب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی خبریں بتانے والے لکھتے عالم ماکان ومایکون ثابت کرتے ہیں۔ خالق کا درجہ گھٹاتے مخلوق کا درجہ بڑھاتے ہیں۔ مگر ہمارے بریلوی دوستوں کی نگاہ میں وہ نہ جانے کون سے مقام پر فائز ہیں۔ کہ اُن کی اِن غلطیوں سے سب جان بوجھ کر چشم پوشی کر رہے ہیں۔

الطاف حسین حالیؔ نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا تھا۔

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں۔

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں۔

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں۔

مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں

شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید بگڑے نہ اسلام جائے

نہ ایمان میں کچھ خلل اس سے آئے

فَلَمَّآ أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ (یونس ۸۱)

پھر جب انہوں نے ڈالا موسیٰ نے کہا یہ جو تم لائے یہ جادو ہے اب اللہ اسے باطل کر دیگا

یُبْطِلُہٗ۔ کے اردو میں بہت سے معنے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے دل میں واقعتاً

ادب الٰہی کامل طور پر ہے تو وہ اللہ کے لیئے باطل کرنا جیسا فعل بھی استعمال نہیں

کر سکتا جبکہ اردو میں اس کا بہترین مترادف مٹا دینا بھی ہے۔ اس کو چھوڑ کر

اللہ تعالیٰ کے لیئے باطل کرنا کہنا اس کی شان اقدس میں ایسی ہی توہین ہے جیسی

کہ ہمارے بریلوی احباب کی نظر میں حق تعالیٰ کے لیئے کَیْدٌ کا ترجمہ داؤ کرنا

اور مَکْرٌ کا ترجمہ چال چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق ہے اور قرآن بتاتا ہے کہ

یُبْطِلُ الْبَاطِلَ ، وہ باطل کو مٹاتا ہے جھوٹ کو ختم کرتا ہے

مگر صاحب کنز الایمان اسی کے لیئے وہ فعل استعمال کر رہے ہیں جو ان کی ذہنی فکر

اور ان کے اپنے مقتدیوں کی فکر و عقیدہ کی بنا پر تقدیس باری تعالیٰ کی توہین

کر رہا ہے۔

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ (آل عمران ۲۸)

اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے۔

ڈرانا ایک ایسا فعل ہے جو افعال حسنہ میں شمار نہیں ہوتا باوجودیکہ اکثر

مترجمین نے یُحَذِّرُ کا ترجمہ ڈرانا ہی لکھا ہے۔ مگر خان صاحب کے لیئے اول تو یہ

کسی بھی طور پر مناسب نہ تھا کہ وہ اوروں کے اگلے ہوئے لقمے چبائیں۔

دیگر یہ کہ ڈرانے کے مترادف افعال جن میں بہت سے افعال حسنہ بھی شامل ہیں۔ مثلاً آگاہ کرنا، خبردار کرنا، متنبہ کرنا وغیرہ کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے لئے ڈرانا جیسا خوف ناک فعل لاکر اس ارحم الراحمین کی توہین کی ہے۔ پھر یہ کہ نفس کا ترجمہ غضب کر کے اپنی جہالت کا بھانڈا پھوڑا ہے پھر دیکھو یہی قرآن بتاتا ہے کہ وہ بندے جو گناہوں کے سبب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ مگر صاحب کنز الایمان اللہ کے مسلمان بندوں پر زبردستی اللہ کا غضب ڈھانے پر تلے ہوتے ہیں۔

آیت مذکورہ میں بھی اور اس سے پہلی آیت میں بھی اللہ کے مخاطب کفار و مشرکین نہیں بلکہ اللہ کے مومن و مسلم بندے ہیں۔

حیرت ہے کہ ہمارے بریلوی احباب یہ نہیں دیکھتے کہ اس غلط ترجمے کے ذریعے ان کے اعلیٰ حضرت نے نہ صرف ذات باری تعالیٰ کی توہین کی ہے بلکہ اس حدیث قدسی کی بھی تکذیب کی ہے جس میں فرمان الٰہی وضاحت و صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ "میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے"

أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (النور ۵۰)

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک رکھتے ہیں یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں (کنز الایمان)

صاحب کنز الایمان کا اور ان کے متبعین و مقلدین و محبین وغیرہم اس فکر کے حامل ہیں کہ جن کلمات کے لغوی معنے ذات باری تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں توہین آمیز یا غیر مناسب ہوں تو ان کے بجائے ان کلمات کے مترادف ایسے کلمات لکھ دیئے جائیں کہ مفہوم بھی ادا ہو جائے اور توہین آمیز کلمات زبان و قلم سے ادا بھی نہ ہوں اس فکر اور نظریہ کے تحت وہ دیگر مترجمین کی چھوٹی چھوٹی باتیں ڈھونڈ کر لاتے ہیں کہ دیکھو انہوں نے فلاں مقام پر

حق تعالیٰ کی توہین کی اور فلاں مقام پر جناب رسول اللہ کی توہین کی، دوسروں کی آنکھ میں تنکا ڈھونڈنے والوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا کہ ان کے اعلیٰ حضرت نے "یحیف" کا ترجمہ اللہ اور اس کے رسول کا ظلم کرنا لکھا ہے کیا اس لفظ کے زبان اردو میں کوئی دوسرے معنیٰ میسر نہ تھے۔؟ اس کا بہتر ترجمہ یہ تھا

"یہ ڈرتے ہیں کہ (شاید) اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی رحمت سے محروم رکھیں گے"
مجھے دیگر مترجمین سے کوئی سروکار نہیں کہ انہوں نے اس لفظ کے کیا معنیٰ لکھے ہیں۔

اس تحریر کا اصل ہدف صرف صاحب کنزالایمان اور ان کی تحریر ہے کہ جس کے بارے میں ان کے مقلدین کا دعویٰ ہے کہ یہ تقدس الٰہی سے سرشار اور محبت رسول میں ڈوبا ہوا دنیا کا واحد ترجمہ قرآن ہے۔

کیا اسی کا نام تقدس الٰہی اور عشق رسول ہے۔ کہ اَنْ یَحِیْفَ کا ترجمہ اللہ اور اس کے رسول کا ظلم کرنا لکھا جائے جبکہ حق تعالیٰ کا اپنا فرمان ہے۔
وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝ پھر حدیث قدسی ہے اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ ۔ جو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ جس نے اپنی ذات پر ظلم حرام قرار دے دیا ہے۔ پھر اسی کے لیئے انہی الفاظ میں ترجمہ کرنا وہ بھی ہمارے بریلوی حضرات کے اعلیٰ حضرت کا، کیا اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں توہین نہیں ہے؟

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ (البقرہ ۱۵۰)

تو ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو (کنز)

ڈر اس سے جاتا ہے جو کہ اذیت پہنچائے اسی لیئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بے انصافی کرنے والوں کا ذکر کرنے کے بعد مومنوں سے فرمایا کہ تم ان سے نہ ڈرو (اس لیئے کہ یہ بھی اور ان کی بے انصافیاں، ان کے ظلم اور ان کی اذیتیں سب وقتی اور فانی ہیں۔ جبکہ میری رحمت عام اور دائمی ہے لہذا)

اپنے دلوں کو میری خشیت سے معمور کرلو تاکہ میں (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی) تم پر اپنی نعمتوں کا اتمام کردوں۔ دیکھ لو! دوسروں کی تحریر میں کیڑے نکالنے والوں کے اعلیٰ حضرت کی خود اپنی تحریر میں کس قدر کیڑے ہیں۔

جو لفظ بے انصافوں، منافقوں اور کافروں کے لیئے آیا اس کا بھی وہی ترجمہ کیا اور جو حق تعالیٰ کے لیئے ضمیر متکلم کے ساتھ آیا اس کے لیئے بھی وہی معنیٰ لکھے گئے ہیں۔ کہاں گیا وہ اصول کہ مکر کا ترجمہ اوروں کیلئے مکر اور اللہ کے لیئے خفیہ تدبیر کے ساتھ کیا گیا تھا۔ کیا بس اسی مقام واحد پر احترام حق تعالیٰ واجب تھا۔ اور دوسری جگہوں پر تمہارے ہی اصول کے تحت توہین واجب ہے۔

کعبے کس منہ سے جاؤ گے غالب

شرم تم کو مگر نہیں آتی

یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ (بقرۃ ۲۶)

اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے انہیں گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (کنز)

کسی کا گمراہ ہو جانا بھی بری بات ہے اور کسی کا کسی کو گمراہ کر دینا اس سے بڑی اور بری بات ہے۔ صاحب کنز الایمان اور ان کے حاشیہ بردار سورۃ والضحیٰ کی آیت وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى میں ضَآلًّا کا ترجمہ گمراہ کرنے اور لکھنے پر دیگر مترجمین پر شان رسالت میں گستاخی کا الزام لگاتے ہیں۔

کہ یہ لوگ آپ ﷺ کو گمراہ بتاتے ہیں مگر یہ نہیں دیکھتے کہ اوروں کو کفر کے فتووں کی بھرمار کرنے والے اور اپنے تیئں خود کو اللہ اور رسول کا عاشق اور ان کا احترام کرنے والے ان کے اعلیٰ حضرت درحقیقت اللہ کی جناب میں سب سے بڑے گستاخ ہیں جس کا ثبوت مذکورہ بالا آیت کا ترجمہ ہے۔ جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ پر اپنے ترجمہ سے گمراہ کرنے کا الزام لگایا ہے ان کا یہ عجیب و غریب طرز احترام ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ عشق نبی میں سرشار ہو کر ضَآلًّا کا ترجمہ

انہوں نے گمراہ کرنے کے بجائے اپنی محبت میں خود رفتہ کا کیا کہ احترام بھی برقرار رہے لیکن یہاں انہیں نہ تو اصول یاد رہا اور نہ ہی ان کے دل کے جذبہ عشق الٰہی میں کوئی حرارت پیدا ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ پر گمراہ کرنے کا الزام لگا کر یہ ثابت کر دیا کہ دیگر مترجمین نہیں بلکہ وہ خود حق تعالیٰ کی شان میں سب سے زیادہ گستاخیاں کرنے والے ہیں۔ میں اپنے بریلوی احباب سے پوچھتا ہوں کیا یہی وہ زرین ترجمہ قرآن کا ہے کہ جس کے گن گاتے ہوئے آپ زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ کیا اسی کا نام احترام تبارک و تعالیٰ ہے کہ اس کو گمراہ کرنے والا بتایا جائے؟ کیا یہاں آپ کے اعلیٰ حضرت کو لغوی ترجمہ سے ہٹ کر کوئی اور دوسرا محترم معانی کا حامل لفظ نہیں ملا یا انہوں نے جان بوجھ کر ایسا ترجمہ کیا۔ کیا اسی کا نام احترام و عشق ہے۔ ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ (نساء ۴۶)

لیکن ان پر تو اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔ (کنز الایمان)

لعنت کرنا ایک ایسا فعل ہے جو کہ برے افعال میں شمار ہوتا ہے اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں مومنوں کی دیگر بہت سی صفات بتائی ہیں وہاں یہ صفت بھی بیان فرمائی ہے۔

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ۔ یعنی مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے اور نہ ہی لعنت کرنے والا ہوتا ہے۔

مگر بریلویوں کے اعلیٰ حضرت مومنوں کے معبود حقیقی کے بارے میں آیت مذکورہ بالا کے ترجمہ میں لکھ رہے ہیں کہ اللہ نے لعنت کی، حالانکہ اردو زبان میں اس لفظ کے مترادف الفاظ موجود ہیں۔

جیسے پھٹکار ڈالنا اور ملامت کرنا وغیرہ مگر اس کے باوجود صاحب کنز الایمان نے لغوی ترجمہ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ قبیح فعل اللہ تعالیٰ بھی کرتا کرتا ہے **دوستو!** انصاف سے بتاؤ مترادف کلمات کے ہوتے ہوئے لغوی معنے لکھ کر کیا اپنے ہی قائم کردہ اصولوں کے تحت انہوں نے اللہ عزوجل کی شان میں گستاخی نہیں کی؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

حضور اکرمؐ کی شان میں صاحب کنز الایمان کی گستاخیاں

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ الکہف ۱۱۰)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں (کنز)

اس آیت کے ترجمہ میں بریلوی حضرات کے اعلیٰ حضرت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے کے ساتھ ساتھ ترجمہ قرآن مجید میں اپنی جانب سے تحریف بھی کی گئی ہے پہلی گستاخی تو یہ کہ قُلْ کا ترجمہ تم کیا ہے جبکہ اس کا ترجمہ آپ بھی ہو سکتا تھا جو کہ تم کے مقابلہ میں بہتر تھا بہتر الفاظ کو چھوڑ کر ان سے کمتر الفاظ میں آپ کے لئے اگر کوئی لفظ استعمال کیا جائے تو وہ ان اصولوں کے تحت گستاخی کے زمرے میں آتا ہے جنہیں ہمارے بریلوی احباب نے صاحب کنز الایمان کے فرمودات کی روشنی میں مدون کیا ہے۔

دوسری گستاخی یہ کی کہ ظاہر صورت بشری کے الفاظ استعمال کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے دل آرا ء و پیکر جمال کی تنقیص کی کہ آپ کے وجود باوجود اور رخ زیبا کو اوروں جیسا بتایا

سورہ کہف کی آخری آیت یہ ہے جہاں آپؐ کے مخاطب مشرک اور کافر ہیں اور بقول صاحب کنز الایمان آپ ان کافروں اور مشرکوں سے جو کہ نجس العین تھے یہ فرمایا کہ میں صورت بشری میں تم جیسا ہوں۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے ایک طرف یہ پیکر حسن مجسم اور دوسری طرف دوزخ کے ایندھن، ایک طرف یہ جسم اطہر اور دوسری طرف وہ نجس العین۔ ایک طرف اللہ کا محبوب اور دوسری طرف اللہ کے مغضوب۔ ایک طرف اہل جنت کے سردار اور دوسری طرف ابوجہل وغیرہ اہل جہنم کے سردار ایک طرف وہ کہ جنت جن کی منتظر ہے اور دوسری طرف وہ کہ سقر ویل ھاویہ جن کی منتظر ہے۔ ایک طرف وہ چہرہ کہ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ کی تعبیر ہے اور دوسری طرف وہ کہ وُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ کی تصویر ہیں۔ ایک طرف وہ زبان کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کی تعبیر ہے۔ دوسری طرف وہ زبانیں کہ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ کی تعبیریں ہیں۔ ایک طرف وہ ہاتھ ہیں کہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى کے مصداق ہیں اور دوسری طرف وہ ہاتھ ہیں کہ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ کے مصداق ہیں ایک طرف وہ ہیں کہ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ کا اعلان ان کے لیئے ہے۔ اور دوسری طرف وہ ہیں کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کی تعبیر رہی ہیں ایک طرف وہ ہیں کہ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا کے مخاطب ہیں اور دوسری طرف لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ کا اقرار کرنے والے معترف ہیں اور آخر میں سنو کہ ایک طرف وہ ہیں کہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہ کے مصداق ومخاطب ہیں اور دوسری طرف وہ ہیں کہ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ کے مصداق مخاطب ہیں

مسلمانو للہ ذرا اپنے دلوں پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کیا کافر یہ پلید لعین اور نجس لوگ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ظاہری صورت میں ہو سکتے ہیں؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں ہو سکتے۔ وہ جنھیں اللہ نے ان غلط حرکتوں کی بنیاد پر گدھوں سے تشبیہ دی وہ ہرگز ہرگز آپؐ جیسے اور آپؐ ہرگز ان جیسے نہیں تھے

آپ کا روئے دل آرا رصحابہ کرام کی زبانی کتب احادیث میں موجود ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ آپ سے بڑھ کر حسن و جمال میں کوئی نہ تھا ؎

حسن یوسف دم عیسٰے ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور شاعر دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت نے تو یہاں تک لکھا۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي

وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ میری آنکھ نے آپؐ سے بڑھ کر حسین کسی کو کبھی نہیں دیکھا اور (آپؐ) سے زیادہ خوبصورت انسان کسی عورت نے نہیں جنا۔ آپ تمام (ظاہری اور باطنی) عیوب سے پاک پیدا کیے گئے ہیں گویا کہ آپ اپنی مشیت اور مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا کلام ہے جو واقعتاً عشق رسالتمآب میں سرشار تھے اسی لئے ان کی زبانوں سے ایسے غلط الفاظ کبھی نہیں نکلے۔

اور ایک طرف ہمارے بریلوی احباب کے اعلیٰ حضرت ہیں کہ حضورؐ کو کافروں سے ظاہری صورت پر تشبیہ دے کر آپ کے اس حسن و جمال کی توہین کر رہے ہیں جو کہ حق تعالیٰ نے آپ کو کائنات میں سب سے بڑھ کر دیا تھا۔ اور پھر بھی دعویٰ ہے کہ ہم عاشقان رسول ہیں حالانکہ یہ ایک ایسا جھوٹ ہے جو کہ ناقابل یقین ہے حقیقت یہ ہے کہ امت محمدیہ میں **احمد رضا خان** سے بڑھ کر آج تک کوئی گستاخ رسول پیدا نہیں ہوا۔ اس کا ثبوت انہوں نے خود اپنے ایک شعر میں دیا ہے ؎

زمانے میں اگرچہ سب کے آخر میں ہوا پیدا

درحقیقت صاحب کنز الایمان یہاں وہ مفہوم پیدا کرنا چاہتے تھے جو ان کے خود ساختہ عقیدہ کی بنیاد ہے یعنی "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت سے انکار کرنا" کیونکہ آیت مذکورہ بالا سے آپ کی بشریت ثابت ہو رہی تھی لہٰذا اپنے غلط اور ساختہ عقیدہ کو تحفظ دیتے ہوئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک اور جسم مبارک کو کافروں کی شکلوں اور ان کے جسموں میں سے تشبیہ دے دی اور اس تشبیہ کو بیان کرنے کے لیئے انہوں نے آیت مذکورہ کے ترجمہ میں اپنی طرف سے تحریف بھی کر دی۔ اور اپنی جانب سے ترجمہ میں "ظاہری صورت" کے الفاظ بڑھا دیئے۔ ایسا کر کے انہوں نے بدیسی آقاؤں کی غلامی کا پورا پورا حق بھی ادا کر دیا ان کے بدیسی آقاؤں نے انجیل مقدس میں تحریفات کیں انہوں نے حق نمک خواری ادا کرتے ہوئے قرآن مجید کے ترجمہ میں تحریف کا کاروبار شروع کر دیا۔ میں ایک بار پھر اپنے بریلوی احباب سے عرض کروں گا کہ مجھے آپ ہی سمجھا دیجئے۔ کہ آیت مذکورہ بالا میں ظاہری صورت کون سے کلمات مبارکہ کا ترجمہ ہے۔ اگر یہ وضاحتی کلمات ہیں تو بین قوسین کیوں نہیں لکھے گئے اور اب تک کیوں لکھے جا رہے ہیں اور شائع کیئے جا رہے ہیں

للہ! ذرا سوچیں آپ کدہر جا رہے ہیں چند لمحوں کے لیئے ذرا اپنے ذھن کو آزاد کر کے میری ان معروضات پر غور کر لیں۔ انشاء اللہ آپ بھی پھر میری طرح بریلویت کے گھناؤنے جال سے باہر نکل آئیں گے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ (سورۃ النجم ۱)

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔ (کنز)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سب سے زیادہ شرف و فضیلت انسانوں کو عطا فرمایا ہے پھر انسانوں میں سب سے زیادہ مکرم اور معزز جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ایک دوسری جگہ فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اور ایک تیسری جگہ فرمایا سِرَاجًا مُّنِيرًا

مگر بریلوی فقہ کے امام اور ان کے اعلیٰ حضرت نے ان تمام بلند و بالا مقامات کی تنقیص کرتے ہوئے آپ کو ایک ستارہ قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر یعنی روشن چراغ کا خطاب عنایت فرمایا اس لئے کہ آپ کی عالم گیر تعلیمات کے نتیجے میں کفر و ضلالت کے بادل اور اندھیرے دنیا سے چھٹ گئے اور آپ کی نبوت کا آفتاب اپنی روشن کرنوں سے ساری دنیا کو منور کر گیا آپ کو تارہ قرار دیکر صاحب کنز الایمان نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تکذیب کی جس میں اس نے آپ کو سراج منیر قرار دیا ہے۔ اور "النجم" کا ترجمہ محمد کر کے آپ کو چاند اور سورج سے بھی کم درجے کی مخلوق قرار دیا ہے۔ ستاروں کا تو یہ عالم ہے کہ وہ صرف آسمان پر چمکتے ہیں۔ اور شیطان کو انگارے مارتے ہیں۔ ان کے نور اور ان کی روشنی سے اہل دنیا کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہری عشق کرنے والا دراصل یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ آپ کا درجہ تو چاند سورج سے بھی کم ایک معمولی تارے کے برابر بھی نہیں

مسلمانو ! یہ توہینِ رسول اکرم نہیں کہ آپ کو ایک گھٹیا مخلوق بتایا جائے۔ سورہ النجم میں اگر معراج کا ذکر ہے تو اس کا یہ تو مطلب نہیں کہ ستارے سے مراد حضور سرورِ کونین کی ذات گرامی ہے جبکہ حق تعالیٰ نے خود آپ کو سراج منیر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہ چاند، سورج، ستارے وغیرہ اجرام فلکی ہیں اور غیر عاقل اشیاء میں شمار ہوتے ہیں۔

صاحب کنز الایمان نے والنجم کا ترجمہ محمد کر کے آپ کو غیر عاقل اشیاء میں شمار کیا ہے۔ مسلمانو ! بتاؤ کیا یہ توہین رسول اللہ نہیں ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً

یعنی میں تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں

ساری دنیا کے انسانوں کو نورِ ہدایت عطا کرنے والے، کفر و ضلالت کے اندھیروں

وختم کردینے والے اور چہار دانگ عالم میں اللہ کے نور کو پھیلانے والے نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ایسی تشبیہات اور ایسے کلمات کا استعمال کرنا کیا توہین گستاخی اور کفر کے زمرے میں نہیں آتا۔ جو آپ اس پر نہ غور و فکر فرماتے اور نہ ہی تدبر کرتے ہیں۔

کتاب الخراج لامام ابو یوسف میں ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابو یوسف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے بارے میں پوچھا۔ آپؒ نے فرمایا جو مسلمان مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کو جھوٹا قرار دے یا آپؐ میں کوئی عیب نکالے یا کسی بھی طرح کی تنقیص کرے۔ اس نے اللہ سے کفر کر دیا اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی اگر وہ توبہ کرے تو خیر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے یہی حکم عورت کے سلسلے میں ہے۔

(کتاب الخراج امام ابو یوسف) صفحہ ۵۰۵ مترجم

میں اپنے بریلوی احباب سے گزارش کروں کہ للہ امام ابو یوسف کا فتویٰ سامنے رکھ کر غور و فکر کریں اپنی دنیا کا بنانا اور بگاڑنا اسی طرح آخرت کا سنورنا اور سنوارنا آپ کے اپنے ہاتھوں میں ہے

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہاد عاشق کا کچا چٹھا ان ہی کی تحریروں سے آپ کے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے آنکھیں کھول کر پڑھیئے اور بتائیے کہ کیا اسی کا نام عشق رسول اکرم ہے؟ کیا یہ گستاخیاں ہی عشق رسول کی علامتیں ہیں۔ ۵

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔

ترجمہ: اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۱تا۴)

رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا

اس آیت میں صاحب کنز الایمان نے الانسان کے معنے محمد بیان کیئے ہیں۔

تفسیری حاشیہ میں بھی یہی لکھا گیا ہے کہ الانسان سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
ایک مشہور بریلوی عالم دین نے استفسار پر جواباً فرمایا کیونکہ الانسان معرف باللام
ہے جس سے مراد کسی عام انسان کی نہیں بلکہ خاص انسان کی ہوتی ہے
اسی لئے ہمارے اعلیٰ حضرت نے یہاں بجائے انسان کا ترجمہ کرنے کے حقیقی ترجمہ
محمد کیا ہے جو کہ بالکل درست ہے جبکہ اس کے مقابل دیگر تراجم غیر صحیح ہیں
میں ان سے بھی، دیگر بریلوی علماء سے بھی، کنزالایمان کے محاسن گانے والوں
سے بھی، اور احمد رضا خان کے مقلدوں سے یہی پوچھتا ہوں کہ اگر الانسان
کا ترجمہ محمد ہی ہوتا ہے تو درج ذیل آیات میں الانسان کا ترجمہ آپ کے
اعلیٰ حضرت نے محمد کیوں نہیں کیا۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ (العادیات ۶)

بے شک آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے (کنز)

إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ (سورۃ العصر ۲)

بے شک آدمی ضرور خسارے میں ہے (کنز)

كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ (سورۃ العلق آیت ۶)

ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے (کنز)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ (سورۃ البلد ۴)

بے شک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا (کنز)

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝
وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝ (الفجر ۱۵، ۱۶)
لیکن آدمی تو جب اسے اس کا رب آزمائے کہ اس کو جاہ اور نعمت دے جب تو
کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور اگر آزمائے اور اسکا رزق اس پر

تنگ کرے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے خوار کیا (کنز)

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ (سورۃ الانفطار ۶)

اے انسان تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے (کنز)

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ (سورۃ عبس ۱۷)

آدمی مارا جائیو کیا ناشکرا ہے۔ (کنز)

بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ (سورۃ القیامہ ۵)

بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کے سامنے بدی کرے (کنز)

يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ (سورۃ القیامہ ۱۰)

اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں (کنز)

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى (سورۃ القیامہ ۳۶)

کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ (کنز)

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا (سورۃ المعارج ۱۹)

بے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص (کنز)

یہ تو صرف گیارہ عدد آیات اور ان کے تراجم ہیں ابھی ایسی بیسیوں آیات شریفہ موجود ہیں کہ جن میں الانسان مناسب اور نامناسب دونوں قسم کے کلمات کے ساتھ استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ صاحب کنزالایمان نے الانسان کا ترجمہ آدمی ہی کیا ہے۔ مگر ایک مقام پر یعنی سورہ رحمٰن میں نہایت دیدہ دلیری اور ڈھٹائی کے ساتھ الانسان کا ترجمہ محمد کر دیا ہے کہ پچھلے اور اگلے دیگر مقامات پر بھی الانسان سے مراد آپ ہی ہیں ہے اس لیئے کہ جب ایک مقام پر الانسان کے معنے محمد کیئے جا سکتے ہیں تو دوسرے مقام پر بھی نہ صرف کیئے جا سکتے ہیں بلکہ ذہن انسانی اس بارے میں بھی غور کر سکتا ہے اس لیئے کہ یہ نکتہ ذہن انسانی میں صاحب کنزالایمان نے پیش کیا ہے۔

مسلمانو! ذرا خیال تو کرو اگر الانسان سے مراد بریلوی کے اعلیٰ حضرت کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو پچھلی سطور میں جو گیارہ آیات جن لفظ الانسان استعمال ہوا ہے۔ وہاں احمد رضا خان نے مجازاً لفظ آدمی استعمال کر کے کس کی شان میں گستاخیاں کی ہیں؟

میں خود میں اس قدر تاب نہیں پاتا کہ مذکورہ بالا گیارہ آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھ سکوں نہ مجازاً لکھ سکتا ہوں نہ حقیقتاً لکھ سکتا ہوں یہ تو جماعت بریلویہ کے اعلیٰ حضرت ہی کو جچتا ہے کہ زبان سے عشق رسول کے دعوے کرنا اور عمل کے اعتبار سے ان کی توہین اور تنقیص کرنا ان ہی کا شیوہ اور وطیرہ ہے۔ ؎

ظاہر ہے ان کا اور تو باطن ہے ان کا اور
خصلت مزاج یار میں رنگ حنا کی ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (سورۃ النصر ۳)

اور تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو (کنز الایمان کے محاسن گانے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے اعلیٰ حضرت نے ہر مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عصمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآنی آیات کا ترجمہ کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ صاحب کنز الایمان نے اس کی اپنے ترجمہ میں تاویلات کی ہیں اور ان کے مقلدین کا یہ دعویٰ ہے کیونکہ نبی معصوم ہوتے ہیں ان سے نہ گناہ سرزد ہوتے ہیں نہ ہی وہ خطائیں کرتے ہیں۔ لھذا انہیں استغفار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، استغفار وہ کرتا ہے جو خطا کار و گناہ گار ہوتا ہے۔

دیگر مترجمین نے جو یہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ کا ترجمہ "اور بخشش مانگ اپنے گناہ کی" لکھا ہے تو ان پر صاحب کنز الایمان اور ان کے

حواریوں نے کافر اور گستاخ رسول ہونے کے فتاوے صادر کیئے ہیں کہ ان مترجمین نے اپنے تراجم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشش مانگنے کا حکم دے کر آپ کو گنہ گار ثابت کیا ہے جس کے سبب مستشرقین وغیرہ کو یہ جرأت ہوئی کہ انھوں نے بھی کھل کر آپ کی شان مبارک گستاخیاں کیں اور ہنوز کر رہے ہیں۔ میں بریلوی دوستوں سے یہ پوچھنے جرأت ضرور کروں گا۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بخشش مانگ کے الفاظ یا استغفار کرنا وغیرہ وغیرہ لکھنا اور کہنا گستاخیٔ رسول ہے تو پھر آپ کا مذکورہ بالا آیت کے ترجمے کے بارے میں کیا خیال ہے جس میں آپ کے اپنے اعلیٰ حضرت نے وَاسْتَغْفِرْهُ کا ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے بخشش چاہو کا کیا ہے۔ یہ آپ کا اور آپ کے اعلیٰ حضرت کا خود ساختہ اصول ہے کہ جہاں بھی ایسی آیات آئیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہو تو اس کا ترجمہ یوں نہ کیا جائے کہ آپ اپنے لیئے استغفار کریں بلکہ یوں ترجمہ کیا جائے کہ آپ اپنی امت کے لیئے استغفار کریں اس لیئے کہ اول الذکر ترجمہ کرنے سے شان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی ہوتی ہے۔ یہ ہے آپ کا اصول اور اسی اصول کی روشنی میں اب اپنے اعلیٰ حضرت کا ترجمہ مذکورہ بالا ملاحظہ فرما کر جواب دیں ہم تو آپ حضرات کے نزدیک گستاخان رسول ہیں۔ مگر آپ حضرات جو عشق رسول کی دکانیں کھولے بیٹھے اور نبی کے نام کی روٹیاں کھا کر اپنا کاروبار چلا رہے ہیں اگر عشق رسول میں صادق ہیں تو ترجمہ مذکورہ بالا کو شان رسالت میں گستاخی آمیز اور مترجم کو گستاخ رسول قرار دیں ورنہ تسلیم کرلیں کہ آپ کا دعوائے عشق رسول ہمارے مقابل باطل ہے۔

ے وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰی (سورۃ الضحیٰ ۳)

تمھیں تمھارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (کنز)

ہمارے بریلوی احباب اور خصوصاً وہ جو کنز الایمان کے محاسن پر تصنیف و تالیف اور تحریر و تقریر کا بازار گرم رکھتے ہیں ان کی نظر سے ضرور آیت مذکورہ بالا کا ترجمہ گزرا ہوگا۔ مگر اسی سورت میں اوروں کے تراجم میں یہ ضالا کے ترجمہ پر اعتراض کرنے والوں اور ان میں کیڑے نکالنے والوں کو نہ جانے کیوں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ گستاخیاں نظر نہیں آتی ہیں کیا وَمَا قَلٰی کا ترجمہ" وہ ناخوش نہیں ہوا" یا وہ ناراض نہیں ہوا یا وہ بے نیاز نہیں ہوا کہ کر نہیں کیا جا سکتا تھا؟ یہ الفاظ زیادہ بہتر تھے۔ خوبصورت اور حامل احترام تھے اس قابل تھے کہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے یہاں استعمال کیا جاتا مگر یہ نام نہاد عاشق رسول آپؐ کی ذات گرامی کے لیئے اس مقام پر ایسے غلط الفاظ استعمال کر گئے جو کسی بھی طور پر آپؐ کے لیئے استعمال کرنا جائز نہ تھے اور اس بات کا مزید ثبوت دے گئے کہ حقیقتاً اگر کوئی گستاخ رسول ہے تو وہ ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے اس لیئے کہ دیگر مترجمین جن کی غلطیاں وہ اور ان کے گماشتے نکالا کرتے ہیں وہ دانستہ غلطیاں نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے طور یہی کیا کہ عربی الفاظ کے لغوی معانی اردو میں لکھ دیئے جسے صاحب کنز الایمان نے اور ان کے مقلدوں نے شانِ رسالت میں گستاخی قرار دینے کے ساتھ ساتھ اسے کفر بھی قرار دیا ان کے برعکس صاحب کنز الایمان نے جان بوجھ کر شانِ رسالت میں گستاخیاں کی ہیں اور ایسے کلمات اپنے ترجمہ قرآن میں جابجا استعمال کیئے ہیں جو سراسر توہین آمیز ہیں۔

میرے دوستو! اپنے ایمان سے کہو کیا تمھاری اپنی فکر کے مطابق اللہ کے مکرم و معزز بندے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے یہ پست اور گھٹیا لفظ لکھ کر آپ کے اعلیٰ حضرت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی نہیں کی؟

اَلَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ (سورۃ الانشراح) ۳

جس نے تمھاری پیٹھ توڑی تھی (کنز)

سورہ انشراح کی اس آیت میں اور اس سے پہلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے یہ ذکر اگلی آیتوں تک محیط ہے ان انعامات میں انشراح صدر، امت کے گناہوں کی مغفرت کی فکر پر رحمت الٰہی اور آپ کو شفیع روز جزا کا منصب عطا کرنے کے بعد اس فکر اور بوجھ کو آپ سے ہٹانا اور آپ کی رفعت مکانی وغیرہ اس میں شامل ہیں۔ ضروری تھا کہ حق تعالیٰ کے ان انعامات کا ذکر بڑے خوبصورت پیرائے میں خوبصورت الفاظ سے کیا جاتا مگر نہ جانے صاحب کنز الایمان کا عشق رسول کیسا ہے کہ وہ یہاں خوبصورت الفاظ تو کیا لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کو ضرور توڑ بیٹھے۔ (نعوذ باللہ) حالانکہ فکر امت کے بوجھ نے آپ کی پشت مبارک کو نہیں توڑا تھا۔ **اِنْقَاضِ ظَهْر** تو ایک محاورہ ہے جو کہ کمر توڑ بوجھ کے اٹھائے جانے کے موقع پر بولا جاتا ہے کہ اسکی وجہ سے پشت جھک جاتی ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ اب کمر ٹوٹی کہ تب کمر ٹوٹی۔ صاحب کنز الایمان دیگر مترجمین پر الزامات تو ہین لگاتے ہیں حالانکہ اس آیت کا ترجمہ کسی بھی مترجم نے سوائے ان کے اس قدر غلط اور سوقیانہ الفاظ میں نہیں کیا ہے۔ آپ کی پشت مبارک کو اللہ تعالیٰ

نے اپنی تائید سے، فتح ونصرت وکامیابیوں سے، فرشتوں کی مدد سے اور بہترین اصحاب باصفا عطا فرماکر مظبوط فرمادیا تھا مگر صاحب کنزالایمان اس پشت مبارک کو ٹوٹی ہوئی کمر قرار دے کر آپ کی توہین وتنقیص کرر ہے ہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (سورۃ اعراف ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والی کی (کنز) صاحب کنزالایمان کے مقلدوں کا دعویٰ تھا کہ ان کے اعلیٰ حضرت نے ترجمہ قرآن مجید کے دوران کوئی بھی لفظ ایسا نہیں لکھا جو کہ ناشائستہ اور معیار ادب سے گرا ہوا ہو خصوصاً جہاں جہاں ذکر سرور کونین قرآن مجید میں آیا ہے۔ وہاں صرف انہوں نے ہی ادب واحترام کا دامن تھامے رکھا جبکہ دیگر مترجمین یہاں لغزش کھا گئے۔ ہم اپنی تحریر میں سابقہ صفحات میں یہ بات نام نہاد کنزالایمان کے مختلف اور جابجا حوالوں ثابت کر چکے ہیں کہ ہمارے بریلوی حضرات کا یہ دعویٰ اب باطل ہے جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہی حقیقی گستاخ رسول تھے اور انہی کا ترجمہ ان کی گستاخیوں کی منہ بولتی تصویر ہے۔ مزید ثبوت آیت مذکورہ بالا کی صورت ایک بار پھر حاضر ہے کہ عشق رسول کے داعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے پڑھا لکھ رہے ہیں گویا کہ اس کلمہ میں ان کے نزدیک بہت ہی زیادہ احترام پوشیدہ ہے۔ بہتر تھا کہ یہاں بے پڑھا کہہ کر لٹھ مارنے کے بجائے "جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے" لکھ دیا جاتا۔ چشم فلک نے ایک دن ایسا بھی دیکھنا تھا کہ ہم جو بریلویوں کے نزدیک گستاخ رسول ہیں آج ان ہی کو ادب سکھا رہے ہیں

ع
ہم ہیں گستاخ ان کی نظروں میں
ان کو دنیا نے کہہ دیا گستاخ

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ٥ (سورۃ الانعام ص ۳۵)

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن (کنز)

عشق رسول کا ایک رخ یہ بھی دیکھئے کہ حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہیں یہاں اپنے عشق کے مطابق تحریف کر دینا زیادہ مناسب ہوا یعنی مخاطب کو بدل ڈالا حالانکہ پوری آیت کا ماقبل بتا رہا ہے کہ حق تعالیٰ یہاں اپنے نبی علیہ السلام سے مخاطب ہے مگر انہوں نے نبی سے مراد کسی بھی سننے والے کو لے لیا ہے۔

بریلویو! بتاؤ کیا اسی کا نام عشق رسول ہے کہ قرآن مجید نہ صرف لغوی کی جائے بلکہ معانی کے اعتبار سے اس کا مفہوم بھی بدل دیا جائے اب بھی وقت ہے کہ اپنے نام نہاد اعلیٰ حضرت پر تین حرف بھیج کر آپ حق کا وہ راستہ اختیار کر لیں جس کی طرف ہم آپ کو دعوت دے رہے ہیں۔ اس لیئے کہ احمد رضا کا راستہ عین کفر کا راستہ اور افکار عین کافرانہ افکار ہیں

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (سورۃ الفتح ۸)

بے شک ہم نے تمھیں بھیجا حاضر و ناظر (کنز)

شَاهِدًا کے معنیٰ گواہ کے ہوتے ہیں مگر صاحب کنز الایمان نے اس کے مترادف معانی حاضر ناظر لکھے ہیں اس لیئے کہ یہ معانی ان کے مشرکانہ عقائد کے عین مطابق ہیں پھر ہم بادلیل کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے حاضر ناظر کہنا عین گستاخی ہے اس لیئے کہ حاضر وہ ہوتا ہے جو درجہ میں چھوٹا ہوتا ہے مثلاً جیسے عدالت میں قاضی کہتا ہے کہ ملزم کو حاضر کیا جائے یا آقا غلام کو حکم دیتا ہے کہ فلاں وقت پر حاضر ہو جاؤ یا جیسے کمرۂ جماعت میں طلباء کی اساتذہ کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے

یعنی ہمیشہ چھوٹا بڑے کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے مگر صاحب کنز الایمان اور ان کے ہم عقیدہ افراد اس قدر بے غیرت اور بے حیا ہیں کہ اپنے تئیں خود کو بڑا سمجھتے اور اپنے حضور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر کہتے ہیں، دوستو! بتاؤ کیا یہی بے غیرتی بے حیائی اور انتہائے کمینگی علامت عشق رسول ہے؟

صاحب کنز الایمان کی دیگر مختلف گستاخیاں

بریلوی حضرات کا دعویٰ ہے کہ دنیا میں وہی اکیلے ہی حقیقی اور باادب مسلمان ہیں، اہل حدیث وہابی اور دیوبندی حضرات ان کے نزدیک نہ صرف گستاخ و بے ادب ہیں بلکہ ان کے اعلیٰ حضرت کے فتاوائے تکفیر کے باعث مسلمان کہلانے کے قابل بھی نہیں ہیں ہم نے ان شورہ پشتوں کی ہرزہ سرائی کا جواب دینا کبھی مناسب نہیں سمجھا۔ مگر بقول شاعر ؏ نہ طعنے تم ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ہم مجبور ہو کر یہ تحریر لکھ رہے ہیں اور صاحب کنز الایمان کی اپنی تحریر سے ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ حقیقتاً جان بوجھ کر جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں توہین آمیز کلمات لکھ کر ان کی شان میں گستاخیاں کی ہیں وہ صرف صاحب کنز الایمان یعنی احمد رضا خان صاحب ہیں اب اگلی سطور میں ان کی تحریر سے ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کریں گے کہ ان کے گستاخ قلم سے کس کس کی شان میں دانستہ غلطی اور گستاخی ہوئی ہے

حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کی شان میں گستاخی

اللہ کے حکم پر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور اپنی زوجۂ محترمہ حضرت ہاجرہؑ کو مکۃ المکرمہ کے بے آب وگیاہ

چٹیل وسنسان اور پر ہول صحرا میں چھوڑ کر جانے لگے تو جاتے ہوئے آپؑ نے نے حق تعالیٰ سے اپنی اولاد کے حق میں دعا کی جو قرآن مجید میں ایک آیت کی صورت میں نقل کی گئی ہے آپ نے فرمایا

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ (سورۃ ابراہیم)

ترجمہ :۔ اے ہمارے پالن ہار میں نے بسائی ہے اپنی اولاد ایک ایسی وادی میں جہاں سبزہ بھی نہیں تیرے حرمت والے گھر کے پاس "

مگر آپ ذرا اس آیت کا ترجمہ کنزالایمان میں دیکھئے اور ان کی فصاحت پر سر دھنیے کہ اس آیت کے ترجمے میں لکھتے ہیں" اے میرے رب میں نے اپنی کچھ اولاد نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حرمت والے گھر کے پاس

نالی کے کیڑے کو "وادی غیر ذی زرع" کے ترجمہ کے لیئے نالہ ہی یاد آیا ورنہ اس کے ترجمہ میں اور بھی بڑے اچھے اچھے الفاظ آتے ہیں جو کہ دیگر مترجمین نے اپنے اپنے تراجم میں استعمال کیئے ہیں ۔ نالہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں غلاظتیں بہتی ہیں کیا ایسا ممکن ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل وعیال کے رہنے کے لیئے ساری زمین کو چھوڑ کر یہ پلید جگہ پسند کرتے ؟ حاشا وکلا ہرگز ایسا نہیں ہوا بلکہ صاحب کنزالایمان نے وادی غیر ذی زرع کا ترجمہ نالہ کر کے نہ صرف اپنی پلید فکر اور پست سوچ کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ اللہ کے طیب وطاہر انبیاء کی شان میں گستاخی بھی کی ہے

مکۃ المکرمہ اور کعبہ کی شان میں گستاخی

آیت مذکورہ بالا میں صاحب کنزالایمان نے جہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل کی شان میں گستاخی کی ہے وہیں اس پاک مقدس شہر کی بھی توہین کی ہے جہاں آپ نے اپنے اہل وعیال کو بسایا تھا مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ شہر مکہ تھا جو کہ اس وقت بے آب وگیاہ صحرا کی مانند تھا جو اس وقت

بھی حرم تھا اور آج بھی حرم ہے۔ جس شہر کے تقدس کا قرآن مجید بھی گواہ ہے جسے حق تعالیٰ نے البلد الامین کا خطاب عنایت فرمایا اور جس شہر کی اس نے قسم اٹھائی لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ اس پاک اور مقدس جگہ کا ترجمہ نالہ کر کے صاحب کنز الایمان نے اس کی بھی توہین کی ہے۔

علامہ اخلاق حسین قاسمی صاحب نے درست لکھا ہے کہ "رضا خانی گروہ کا ایک خاص ذہن ہے کہ یہ لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس انداز سے موازنہ کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ کی شان میں سوئے ادب ہو جاتا ہے"

جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسولوں کی شان میں گستاخیاں کر سکتا ہے اس کے سامنے پھر مکہ اور مدینہ کیا چیز ہیں جبھی تو مکہ مکرمہ کے لیئے لفظ نالہ استعمال کیا گیا ہے

ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی

ازواج مطہرات مسلمہ کی روحانی مائیں ہیں اور ادب واحترام کے لحاظ سے دنیاوی حقیقی ماؤں سے کروڑھا درجہ فوقیت رکھتی ہیں۔ ان کی شان میں زبان و قلم سے نکلنے والا ایک لفظ بھی اگر ادب واحترام سے خالی ہو تو ساری نیکیاں ضائع ہو جائیں مگر صاحب کنز الایمان کی شان سب سے ہی نرالی ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تختۂ مشق بنالیا اس کے سامنے ازواج مطہرات کیا مقام رکھتی ہیں، دیکھ لیں ان کا ترجمہ ریکار کر کس کی توہین کر رہا ہے

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا (سورۃ التحریم ۴)

اے نبی کی دونوں بیبیو! اگر اللہ کی طرف تم رجوع کرو تو ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں (کنز)

ازواج مطہرات کے لیئے دل کا راہ سے ہٹنا جیسے بے ادبی والے والے کلمات استعمال ان کی شان میں ایک واضح اور صریح گستاخی ہے۔

اس لیئے کہ یہاں ایسے مترادف الفاظ اردو کے استعمال کیئے جا سکتے تھے جن سے کہ سوئے ادب نہ ہوتا مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک تفضیلی شیعہ امہات المؤمنین کی شان میں گستاخی نہ کرتا اور ان کے بارے میں توہین آمیز کلمات نہ لکھتا۔

ازواج مطہرات اور حوران فردوس بریں کی شان میں گستاخی

جنتی مردوں کو ان کی دل بستگی کے لیئے حق تعالیٰ جنت میں حوریں عنایت فرمائیگا اس کے علاوہ ان کو ان کی وہ نیک بیبیاں بھی جنت میں واپس مل جائیں گی جو دنیا میں ان اور حق تعالیٰ کی اطاعت کیا کرتی تھیں ان سب کی جنت میں ایک ہی عمر ہوگی اور سب بالکل نوجوان اور کنواری ہوں گی ان میں ازواج مطہرات بھی شامل ہوں گی جو کہ جنت میں ایک بار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں داخل ہونگی، یہ بھی اس وقت بالکل نوجوان اور ایک ہی عمر کی ہونگی اسی طرح تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادیاں یعنی آپ کی چاروں صاحبزادیاں اور دیگر صحابیات وغیرہ بھی جنت میں اپنے اپنے شوہروں کو واپس مل جائیں گی اور یہ بھی بالکل نوجوان اور ایک ہی عمر کی ہونگی

اس کی دلیل قرآن مجید کی درج ذیل آیت ہے۔

وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ٥ سورہ نبا ۳۲

مگر صاحب کنزالایمان نے اس آیت کا ترجمہ بقول قاسمی صاحب نہایت بازاری انداز میں کیا ہے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

لکھتے ہیں :۔ "اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی"

حوران بہشتی کے ساتھ ساتھ دیگر جنتی خواتین بھی کلام الٰہی 'وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا' کے زمرے میں آتی ہیں مگر ایک بازاری النسان جب کسی پر اپنی نگاہ بد ڈالتا ہے تو اسے اس جوبن کو تاڑنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کی اس کی نگاہ اور اس کا گندہ ذہن متلاشی ہے۔

اسے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ میں جس پر نگاہ بد ڈال رہا ہوں یا جس کے بارے میں یہ سوقیانہ کلمات استعمال اس سے میرا کیا رشتہ ہے

آیت مذکورہ کا ترجمہ ہمارے سامنے نہ صرف صاحب کنزالایمان کی گستاخیوں کی وضاحت کر رہا ہے بلکہ ان کی ذہنی سطح کی پستی اور بے ہودہ فکر کی ان ہی کے الفاظ میں ہمیں ان کی اصلیت سے بھی آگاہ کر رہا ہے۔

صاحبِ کنزالایمان کی عربی دانی :-

بقول بریلوی حضرات کے احمد رضا خان بیک وقت پچاس سے زائد علوم پر دسترس رکھتے تھے اور ان علوم میں عربی زبان اور عربی علوم کے علوم شامل بتائے جاتے ہیں۔ اس جھوٹے اور باطل دعوی کا اس کثرت سے پرچار اور پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ اگر ہم نے نام نہاد کنزالایمان کا مطالعہ نہ کیا ہوتا تو شاید ہم بھی اس جھوٹ کا شکار ہو جاتے لیکن اس مطالعے سے ان کے اس جھوٹ کا بھانڈا نہ صرف بیچ چوراہے پر پھوٹا بلکہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا والی ضرب المثل بھی ان کی شخصیت اور علمیت پر عین صادق آئی اور بقول شاعر ع

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

ان کی دیگر علوم پر کیا دسترس ہو گی! اس بات کا اندازہ ہمیں اس بات سے ہوا جب انھوں نے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ کا ترجمہ وہ بلند کتاب کہہ کر کیا جو شخص ایک معمولی سی بات کو نہ سمجھ سکے جس کی موٹی عقل ہمیشہ سب سے دور کی کوڑی لائے جو ذٰلِكَ کے معانی ہی نہیں جانتا ہو وہ عربی زبان کیا خاک جانتا ہو گا جب بریلوی حضرات ان کے علوم کے قصیدے پڑھتے اور انہیں اعلیٰ حضرت کہتے ہیں تو ہمیں بے ساختہ جرأت کا مصرعہ یاد آجاتا ہے جو کہ انھوں نے اپنی محبوبہ کی زلفوں کے بارے میں کہا تھا

ع اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی

اس مصرع کو سن کر انشاء اللہ خاں انشاء بے ساختہ بول اٹھے تھے۔

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

(واضح رہے کہ جرأت نابینا تھے) بے بصیرتوں کو اس بڑے بے بصیرت کے لیئے کوئی لفظ نہیں سوجھ سکا تو اسے اعلیٰ حضرت بنا دیا جبکہ عالم یہ ہے کہ عربی زبان کی صرف نحو سے بھی واقفیت ادھوری ہے پھر عربی تو دور کی بات ہے خود اپنی مادری زبان پر جس شخص کو عبور حاصل نہ تھا (جس کا ثبوت ہم انشاء اللہ اگلے صفحات میں دیں گے) اسے یار لوگوں نے پچاس سے زائد علوم کا حامل بنا دیا اور اعلیٰ حضرت کا خطاب عطا فرما دیا حالانکہ جاہلین علوم کثیرہ کے بارے میں قرآن مجید میں ایک ایسا لفظ بھی موجود ہے جو کہ احمد رضا صاحب کے عین شایان شان ہے۔ میری مراد سورۃ الجمعہ کی آیت :مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا والی آیت سے ہے۔

بہر کیف یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا جو کہ دوران تحریر آ گیا اب میں مقصد تحریر کی طرف آتا ہوں جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے کہ اس باب میں صاحب کنز الایمان کی عربی دانی کا ذکر ہونا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ (کنز)

اَلرَّحْمٰن :۔ مبالغہ کا صیغہ ہے جسکا ترجمہ مہربان کرنا بالکل غلط ہے اسلیئے کہ لفظ بہت مبالغہ کے لیئے نہیں بلکہ زیادہ کثرت کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ اور ایک عام لفظ ہے اور اس کا صحیح ترجمہ "بے حد رحم والا" ہے مگر صاحب کنز الایمان نے ان دونوں کلمات کے غلط معانی لکھے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انھیں عربی زبان پر کما حقہ عبور حاصل نہ تھا۔ ذرا غور فرمایئے

کہ جس شخص نے صرف بسم اللہ ہی کے ترجمے میں اس قدر غلطیاں کی ہیں اس نے قرآن مجید پر کیا ظلم نہ ڈھایا ہوگا۔ بسم اللہ کا ترجمہ نہ صرف معانی لغط کی بناء پر بلکہ ترکیب نحوی کی بناء پر بھی غلط ہے جس کی بحث بخوف طوالت درج نہیں کی جارہی ہے

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ (سورۃ الاعراف ۱۵۷)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی (کنز)

آج سے پہلے تک تو ہم ہمیشہ سے "یتبع" کا ترجمہ اتباع کرنا' پیروی کرنا' اقتدا کرنا' نقش قدم پر چلنا' اطاعت کرنا' فرماں برداری کرنا اور کہا ماننا وغیرہ پڑھتے چلے آرہے ہیں اور یہی اس کلمہ کے صحیح معنی بھی ہیں، مگر صاحب کنز الایمان نے یتبعون کے معانی " جو غلامی کریں گے" لکھ کر اپنی کم علمی اور جہالت کو ساری دنیا پر آشکار کر دیا ہے

دوستو! تم ہی بتاؤ جو شخص صرف ایک لفظ ہی کے صحیح معنی نہ جانتا ہو تو کیا اسے یہ حق حاصل ہے کہ پھر بھی وہ قرآن مجید کا ترجمہ کرے

حاشا و کلا! ہرگز ایسا نہیں!! ایسا کرنا کتاب اللہ کے ساتھ استہزاء کرنا ہے اور یہ استہزاء اس ترجمہ قرآن میں جابجا بصورت اغلاط پایا جاتا ہے۔

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورۃ انعام ۵۲)

پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے (کنز)

ترجمہ مذکورہ بالا میں فاضل مترجم نے " فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؁ کا ترجمہ تو یہ کام انصاف سے بعید ہے" لکھا ہے۔ جس شخص کو بھی عربی زبان سے تھوڑی بہت بھی شد بد ہوگی وہ یہاں صاحب کنز الایمان کی عربی دانی کا ضرور ماتم کرے گا۔ کبھی کبھی ذہن میں سوال آتا ہے کہ اس جاہل مطلق اور کوڑھ مغز کو کس بے شعور نے مشورہ دیا تھا کہ یہ قرآن مجید کا ترجمہ کرے

کیا اپنی عربی دانی کا مظاہرہ کرنے کے لیئے اور اس کے لیئے تختہ مشق ستم بنانے کے لیئے انہیں کوئی اور کتاب نہیں ملی تھی؟ اس جملے کے درست معانی یہ ہیں

"پس تو ہو جانے کا ظلم کرنے والوں میں سے"

مگر افسوس! کہ پچاس سے زائد علوم کے نام نہاد حامل مولوی احمد رضا خان کو یہ معانی نہیں آتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

(سورۃ البقر ۳۴)

اے ایمان والو! بے شک بہت پادری اور جوگی لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں (کنز)

اس آیت میں فاضل مترجم نے "**احبار**" کا ترجمہ پادری اور **رھبان** کا ترجمہ جوگی کیا ہے اور یہ دونوں ترجمے ہی غلط ہیں **احبار حبر** کی جمع ہے جس کا صحیح ترجمہ علماء ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس کی ذات گرامی ہے کہ بالاتفاق حبرالامۃ کہلاتے ہیں یعنی امت مسلمہ کے ایک بہت بڑے عالم، ایسے ہی **رھبان راھب** کی جمع ہے جو مجرد زندگی گزارنے والے درویشوں کے لیئے بولا جاتا ہے پھر دوسری بات یہ کہ جوگی عیسائی اور یہودی مذہب میں نہیں پائے جاتے یہ صرف ہندوؤں میں ہوتے ہیں۔ جبکہ آیت مذکورہ بالا میں حق تعالیٰ ان لوگوں کی نشاندہی فرما رہا ہے جن کا تعلق اہل کتاب کے علماء اور درویشوں سے ہے جو باطل طریقوں سے اپنے معتقدین و مقلدین کا مال ہڑپ کر جایا کرتے ہیں جیسے آج کل صاحب کنزالایمان کے فرقے کے مولوی ملا کر رہے ہیں۔

اقبال نعمانی صاحب نے اپنی بیش بہا تصنیف "کنزالایمان کا تنقیدی جائزہ" میں درست لکھا ہے "چونکہ اس آیت کریمہ کی زد میں خود خان صاحب اور ان کی جماعت آتی ہے اس ترجمہ میں تحریف کر کے

خان صاحب نے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۴

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا (مریم ۴)

عرض کی! اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہو گئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (کنز)

ملاحظہ فرمائیے کہ مترجم نے "اَلْعَظْمُ" کا ترجمہ ہڈی کیا ہے، یعنی اَلْعَظْمُ سے مراد واحد کی لی ہے۔ اس لیئے کہ یہ واحد پر ہی بولا جاتا ہے اور جمع اسکی اَعْظُامٌ ہے۔ مگر قربان جائیے ان کی عربی دانی کے، کہ انہوں نے صرف عَظْمٌ کو دیکھا اور اس پر موجود الف لام پر ذرہ برابر غور نہ کیا جس کی وجہ سے عَظْمٌ اب بمعنیٰ جمع کے ہو گیا ہے مگر وہ اس رمز کو کیسے سمجھ سکتے تھے۔ اس کو سمجھنے کے لیئے فہم کی ضرورت تھی جس کا ان کے پاس تا زندگی کال ہی رہا ذکاوت کی ضرورت تھی جس سے وہ ہمیشہ ہی محروم رہے۔

پھر آیت کے آخر میں اِشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا کا ترجمہ "سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا" لکھا ہے جو کہ نہ صرف غلط ہے بلکہ نامانوس اور مہمل کلمات کا مجموعہ ہے۔ اس کا درست ترجمہ یہ تھا

"اور لہا اُٹھا شعلہ (سرخ) ہوا ہے میرا سر بڑھاپے سے"

مگر انہیں یہ لکھنے کی توفیق تو جب ہی ہو سکتی تھی جب ان کو تھوڑا بہت ہی عربی زبان پر عبور ہوتا

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ (سورۃ الشوریٰ ۲۴)

اور اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر فرمادے (کنز)

اس آیت کریمہ میں مترجم نے عَلٰی قَلْبِكَ کا ترجمہ "تمہارے اوپر" لکھا ہے اور لفظ "قلب" کا ترجمہ کیا ہی نہیں ہے

حالانکہ اس کا درست ترجمہ یہی تھا کہ، کہ اگر اللہ چاہتا تو آپ کے دل پر

مہر لگا دیتا۔

بریلوی دوستو! بتاؤ کیا اسی اچکے پن سے ترجمہ کیا جاتا ہے کہ جہاں جی چاہے وہاں الفاظ کے الفاظ غائب کر دیئے اور جہاں جی چاہا اپنی جانب سے اضافہ کر دیا۔

بریلوی دوستو! اس وقت بھی آنکھیں کھول دو اور کتاب اللہ میں تحریفات معنوی کرنے والے وقت کے سب سے بڑے دجال کو پہچانو اور اس سے قطع تعلق کرلو اسی میں نجات اخروی کا سامان ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح ۲)

تاکہ اللہ تمہارے سبب گناہ بخشے۔ تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے (کنز)

چشم فلک نے بھی شاید روئے زمین پر صاحب کنز الایمان سے بڑا کوئی دوسرا قرآن مجید میں تحریف معنوی کرنے والا نہ دیکھا ہوگا کہ آیت مذکورہ میں خطاب رب العالمین محبوب رب العالمین سے ہے مگر مضمون کو بدل ڈالا۔ تقدم کا ترجمہ "تمہارے اگلوں کے" اور "تاخر" کا ترجمہ "تمہارے پچھلوں کے" پڑھ کر چودہ طبق روشن ہو گئے اور آج تک جتنی بھی عربی تعلیم حاصل کی تھی۔ وہ سب عبث معلوم ہوئی

لک کی ضمیر واحد مذکر حاضر کا ترجمہ جس بے غیرتی اور بے حیائی سے جمع مذکر غائب کے لئے کیا گیا ہے اس سے صرف دو ہی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ مترجم عربی زبان وادب اور اس کی لغات سے بے بہرہ ہے خود بھی گمراہ ہوا دوسروں کو بھی گمراہ کر رہا ہے دوسری بات یہ کہ مترجم شاید بلکہ یقیناً کوئی تقیہ باز رافضی یا یہودی ہے کہ اپنی تالیفات کے ذریعے قرآن مجید میں تحریفات معنوی کر رہا ہے اور بھولے بھالے سیدھے سادھے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے بھٹکانے کی کوشش کر رہا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا (سورۃ الفتح ۸)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر (کنز)

شاھد کے معنی شہادت دینے والا یعنی گواہ ہوتے ہیں مگر مترجم کی کور چشمی ملاحظہ فرمائیے اس کی عربی دانی کو داد دیجئے اور ساون کے ان اندھوں کو یاد کیجئے جنہیں ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے اس کور چشم کو بھی۔
قرآن مجید کے ہر لفظ اور ہر آیت میں اپنے ہی مشرکانہ عقائد دکھائی دیتے ہیں کہ شاھد کا ترجمہ حاضر ناظر لکھا ہے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (سورۃ الضحیٰ ۳)

تمہیں تمھارے رب نے نہ چھوڑا نہ مکروہ جانا (کنز)

آیت مذکورہ بالا ایک اور جگہ پچھلے صفحات میں بطور حوالہ لکھی جا چکی ہے۔ جہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مترجم نے یہاں اپنے ترجمہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی ہے اب دوسری بار یہاں مترجم کی عربی دانی کا پول کھولنے اور ان کی ۵ سے زائد دسترس والی حکایت کا بھانڈا سر عام پھوڑنے کے لیئے لکھی گئی ہے۔ عربی کی قوامیس اور ڈکشنریاں اٹھا کر دیکھ لیں کہ "وَمَا قَلٰى" کا ترجمہ جو کہ مترجم نے "اور نہ مکروہ جانا" لکھا ہے ان میں کہیں نظر نہ آئیگا۔ یہ مترجم کی اپنی عربی دانی کا بہترین ثبوت ہے۔ اور عربی پر عبور کا کامل نمونہ ہے۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى (سورۃ الضحیٰ ۷)

اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی (کنز)

ہمارے بریلوی احباب کے نزدیک اس آیت کا ترجمہ ہی کسی کے عاشق رسول اور گستاخ رسول ہونے کی کسوٹی ہے جس کسی مترجم نے "ضا لًّا" کے معنی بھٹکتا، گمراہ، یا سرگرداں وغیرہ کے لکھ دیئے وہ بے چارہ

ہمارے ان جنت و دوزخ کے ٹھیکداروں کے نزدیک جہنم رسید ہوگیا۔

میں دنیا بھر کے بریلویوں کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ اصل گستاخ رسول تمہارا اعلیٰ حضرت ہے اس نے قرآن مجید کے معانی بیان کرتے ہوئے غلط تراجم کیئے ہیں بتاؤ کون سی ڈکشنری یا لغت کی کتاب میں ضَالًّا کے معنی " محبت میں خود رفتہ ہونے کے لکھے ہیں اور فَهَدَى کے معنی " اپنی طرف راہ دی" کے لکھے ہیں یا تو ان کلمات کے یہی معانی ثابت کر کے دکھاؤ یا پھر تسلیم کرلو کہ صاحب کنز الایمان ان تیس دجالوں میں سے ایک دجال ہے جس کا ظہور اس امت میں قیامت سے قبل ہوگا اور یہ بھی تسلیم کرلو کہ تمہارا خود ساختہ اعلیٰ حضرت عربی زبان سے نرا ناواقف اور کورا اٹھا تھا۔

ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (سورۃ البقرۃ ۲)

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں (کنز)

مفسرین کرام کی ایک بڑی جماعت جس میں فقیہ اعظم حضرت عبداللہ ابن عباس شامل ہیں اس بات کے قائل ہیں کہ ذالک بمنزلہ ھذا کے ہے

(تفسیر ابن عباس، تفسیر ابن کثیر)

مگر یہ صاحب یہاں بھی ساری امت سے الگ اپنا علیحدہ راگ الاپ رہے ہیں جو شخص ایک معمولی سے کلمہ کا صحیح ترجمہ نہ کر سکتا ہو اسے یہ حق کس نے دے دیا کہ وہ قرآن مجید کا ترجمہ کرے پھر اس کے بعد فیہ کا ترجمہ کوئی لکھا ہے۔

حالانکہ اس کے یہ معانی غلط ہے۔ اس کا صحیح ترجمہ وہی ہے جو کہ اور مترجموں نے خصوصاً شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین اور ثناء اللہ امرتسری اور دیگر علماء نے کیا ہے۔

یہ احمد رضا خان صاحب کی عربی دانی کے چند نمونے تھے جو کہ بطور امثلہ درج ئے گئے جو کہ اختصار سے کام لیتے ہوئے لکھے گئے ہیں ورنہ یہ کتاب ان کے

اپنے ترجمہ کے حجم سے بڑا حجم اختیار کر جاتی ہیں اپنے بریلوی دوستوں سے پھر درخواست کروں گا کہ وہ قاموس یعنی ڈکشنری کی مدد سے قرآن مجید کے ان معانی کی چھان بین کریں جن کی اس مضمون میں نشاندھی کی گئی ہے اگر بات یوں ہی نکل آئے جیسی کہ اس مضمون میں بیان کی گئی ہے تو اپنی اولین فرصت میں بریلویت اور رضاخانیت کو ترک کرکے مسلک اہلحدیث کو اختیار کرلیں۔

صاحب کنز الایمان کی اردو دانی

ہمارے بریلوی دوستوں کا یہ دعویٰ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں کوئی ہستی ایسی نہیں گزری جو علم وفضل میں احمد رضا خاں صاحب سے بڑھ کر با کمال ہو یہ دعویٰ بار ہا تقریروں میں سنا گیا اور تحریروں میں پڑھا گیا۔ اور کہیں کہیں تو اندھے مقلدوں نے اس دعویٰ کو اپنے عقاید کا جز بھی بنا رکھا ہے۔ جب ان دوستوں سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے پاس اس دعوے کی سچائی کی کیا دلیل ہے۔ تو جواباً کہا جاتا ہے کہ وہ بیک وقت ۵۰ سے زائد علوم پر دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے تین سو سے زائد کتب تصنیف وتالیف کیں۔ رضاخانیت کا پرچار کرنے والے اداروں کے تحت جو لٹریچر شائع ہوتا ہے اس میں ان کتب کی فہرست بھی شائع کی جاتی ہے ان کتابوں میں کچھ عربی زبان میں لکھی گئی ہیں اور باقی اردو میں لکھی گئی ہیں ۔ ان کتابوں پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ ایک بہت بڑے انشاء پرداز اور ادیب بھی تھے جنہوں نے اپنی نظم اور نثر کے ذریعے اردو ادب کی بھی بڑی شاندار خدمات سرانجام دیں۔ لیکن ان کی یہ خدمات ان خدمات سے کچھ مختلف نہیں جو وہ

کنز الایمان کے ذریعے اپنی عربی دانی کی صورت میں کر چکے ہیں۔
میری مراد یہ ہے کہ جیسے ان کو صحیح عربی نہیں آتی تھی! اسی طرح ان کو اردو زبان اور اس کے محاوروں پر بخوبی عبور حاصل نہ تھا۔ اس کی دلیل نہ صرف ان کے ترجمہ قرآن سے بلکہ ان کی دیگر کتب سے بھی دی جاسکتی ہے۔ لیکن اس صورت میں کیونکہ بہت زیادہ حوالے اور تفاصیل مطلوب ہیں اس لیئے فی الوقت میں صرف کنز الایمان ہی سے ان کی اردو دانی کے چند نمونے پیش کروں گا کہ انہیں پڑھ کر آپ صاحبان اندازہ فرمالیں کہ مترجم صرف اپنی اردو دانی میں کتنے پانی میں ہے۔

فی الحال ۵۴ سے زائد علوم کو ان پر لدا رہنے دیں

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ
(سورج ۹۴)

بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ گیا ہوں (کنز)

اردو تو ہماری اور آپ کی سب ہی کی قومی زبان ہے اور ہم میں سے بیشتر کی مادری زبان بھی اردو ہی ہے۔

صاحب کنز الایمان کی بھی مادری زبان یہی اردو زبان تھی لہذا یہ ضروری ہے کہ اور لوگ نہیں تو کم از کم اہل زبان صحیح زبان بولیں اور لکھیں پھر یہ بات ایسے لوگوں کے ساتھ تو لازمی صورت اختیار کر لیتی ہے جو کہ تصنیف و تالیف و انشاپردازی کے میادین کے شہ سوار ہیں۔ لیکن یہ تین سو سے زائد کتابوں کے مصنف اور مؤلف آیت مذکورہ بالا کے ترجمہ میں ایسا عجیب و غریب محاورہ "سٹھ گیا ہوں" لیکر آتے ہیں جو نہ تو کبھی سننے میں آیا اور نہ ہی پڑھنے میں آیا۔۔ اصل محاورہ سٹھیا جانا ہے جو کہ بطور محاورہ استہزاء کے معنی میں استعمال ہوتا ہے بہرحال ممکن کہ کوئی اپنے ہی بارے میں استہزا یہ کلمات ادا کرے۔

خصوصًا جبکہ کلام کرنے والا ایک بزرگ نبی ہے۔ زبان وادب پر عبور رکھنے والے اپنی تحریروں اور تقریروں میں ایسے کلمات کے استعمال سے اجتناب برتتے ہیں جو برتر لوگوں کے مقابل کم تر معانی کے حامل ہوں

صاحب کنز الایمان نے نہ صرف کم تر معانی والا گھٹیا درجہ کا محاورہ ایک نبی کے لیئے لکھا بلکہ نبی کی شان میں توہین بھی کی اور غلط محاورہ سمجھ گیا ہوں لکھ کر اپنی علمیت کا پردہ اپنے ہی ہاتھوں چاک کردیا

قَالَ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا (سورۃ مریم ۴)

عرض کی اے میرے رب میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا (کنز)

سر سے اگر بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹ سکتا ہے تو طفولیت کا 'لڑکپن کا 'جوانی کا' ادھیڑ عمری کا سب ہی کا بھبھوکا پھوٹ سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ پھوٹتا ہو اور اگر نہ پھوٹتا ہو تو کم از کم محاوروں کی صورت میں بول چال ہی میں استعمال ہوتا ہو۔

دھلی 'لکھنو اور دکن کی اردو میں بولا جاتا ہو. بدایوں اور بریلی ہی میں بولا جاتا ہو آپ بھی تلاش کرلیں اگر ملے گا تو صرف صاحب کنز الایمان ہی کی لغت میں ملے گا البتہ اس بات کا ہمیں علم نہیں کہ خود ان کے سر سے بھی بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا تھا یا نہیں پھوٹا تھا

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی،

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا (مریم ۸۹)

بیشک تم حد کی بھاری بات لائے (کنز)

حضرات!

اپنی اردو دانی میں اضافہ فرمایئے آج سے قبل اگر آپ نے یہ محاورے

آپ نے نہیں سنے تو کیا ہوا آخر کو ۴۵ سے زائد علوم کا ان کو ہمیشہ حمل رہا لہذا وہ وقتاً فوقتاً اپنی ضروریات کے تحت نئے نئے الفاظ اور محاورے جنم دیتے رہے یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ ان کے جنم دیئے کلمات اور محاوروں کو ان کے علاوہ کسی اور نے نہیں اپنایا جیسے معاشرے کی ناجائز اور حرامی کو کوئی قبول نہیں کرتا ایسے ہی اہل لغت و اہل زبان نے ان کے ایجاد کردہ یا جنم کردہ کلمات و محاورات کو قبول نہیں کیا وہ اکیلے ہی حد کی بھاری بات لاتے اور یہ وزن خود پر لادے لادے پھرتے ہیں۔

لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ

تم کچھ ان پر کروڑا نہیں (کنز)

ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیے۔ صاحب کنز الایمان کی اردو دانی پڑھتے جائیے اور سر دھنتے جائیے اردو ادب کی ہزاروں کتب ہم نے بھی دیکھی ہیں اور پڑھی ہیں خطباء اور واعظین کی تقاریر اور گفتگو بھی سنی ہے۔ مگر یہ کروڑا نہ کسی کو بولتے دیکھا نہ ہی کسی اور کی تحریریں دیکھا۔ ایسے مہمل اور پیچیدہ کلمات کو جو کہ سراسر بے ہنگم گفتگو کا خاصہ ہیں اپنی تحریر میں شامل کرنا کسی بھی ادیب اور انشا پرداز کو زیب نہیں دیتا۔ ادب کا تقاضا ہے کہ تحریر کو خوبصورت کلمات اور بامعنی محاورات سے مزین کیا جائے۔ مگر ان تقاضوں کا اہتمام وہی کرتے ہیں جنہوں نے ادب سیکھا ہوتا ہے۔ اپنے اوپر لادے نہیں پھرتے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (سورۃ الضحیٰ ۳)

تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا (کنز)

ایک نمونہ مزید ملاحظہ فرمائیے جو کہ سابقہ صفحات میں پہلی بار گستاخیٔ رسول کے عنوان کے تحت گزر چکا ہے۔ تحریر و تقریر میں کبھی کسی فرد

کے لیئے مکروہ جاننے کے الفاظ استعمال نہیں ہوتے آدمی کے عمل سے تو
کراہت کی جا سکتی ہے۔ اور اسی بنیاد پر کہا جا سکتا ہے کہ تمہارا عمل مکروہ ہے۔
مگر یہ کوئی کسی سے نہیں کہتا کہ میں آپ کو مکروہ جانتا ہوں یا فلاں شخص کو
مکروہ کہتا ہوں ایسا اگر کوئی کہے گا تو وہ کائنات میں ایک اکیلی ہستی
صاحب کنز الایمان ہی کی ہوگی جن کی لغت کا باوا آدم ہی نرالا ہے
جن کی مادر پدر آزاد تحریر ایک عالم میں فساد برپا کیئے ہوئے ہے۔

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ

اور منگتا کو نہ جھڑکو (کنز)

دوستو! بتاؤ اس وقت کیسا لگے گا جب ہم بھی یوں ہی بولنے لگیں
آتا کو نہ بھگاؤ، سوتا کو نہ جگاؤ۔ کھاتا کو نہ اٹھاؤ، چلتا کو نہ رکاؤ، بولتا کو
چپ کرو، لیٹتا کو اٹھاؤ، کام کرتا کو منع نہ کرو، وغیرہ وغیرہ۔
پھر جب کوئی ہمارے ان محاوروں کو سنے گا تو ہمیں اولین فرصت میں
"گدو بندر" جانے کا مشورہ دے گا کہ ہم وہاں جا کر اپنا دماغی معائنہ
کروائیں۔ اس لیئے کہ ایسی اردو کوئی با ہوش و حواس آدمی نہیں بلکہ کوئی
حواس باختہ قسم کا آدمی ہی بول سکتا ہے۔ آیت مذکورہ کے ترجمہ میں
"اور منگتا کو نہ جھڑکو" کو پڑھ کر ہمیں اب ان کی دماغی حالت بھی مشکوک
لگنے لگی ہے۔

بریلوی دوستو!

تم ہی بتاؤ تم نے کبھی اس مجذوب کے علاوہ کسی اور سے بھی ایسی
گلابی اردو سنی ہے؟

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ (سورۃ آل عمران ۴۰)

بولا! اے میرے رب میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو پہنچ گیا بڑھاپا (کنز)
بڑھاپے میں پہنچا تو واقعتاً محاورہ ہے آدمی بڑھاپے تک پہنچتا ہے

یہ بھی بول چال میں لکھا اور کہا جاتا ہے۔ بات یوں بھی کہی جاتی ہے کہ مجھے بڑھاپا آلگا۔ یا بڑھاپا مجھ تک آپہنچا۔ مگر یہ کنزالایمان والی عبارت اپنی مثال آپ ہی ہے کہ مجھے تو بڑھاپا پہنچ گیا۔ ایسی یگانی اور دنیا سے بیگانی بلکہ لایعنی اردو پھر اس کے اعلیٰ ترین نمونے ہمیں صرف اعلیحضرت ہی کے پاس مل سکتے ہیں۔

میں مرتبین قوامیس سے گزارش کروں گا کہ وہ ایک ڈکشنری بھی تحریر کریں

جس کا نام

غرائب کنزالایمان

ہو تاکہ عوام الناس اپنے ایمان کے خزانوں مزید لٹنے سے بچالیں۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا

تو انہوں بنایا کنواریاں اپنے شوہروں پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں (کنز)

اگر صاحب کنزالایمان نے اس دور میں ترجمہ قرآن مجید کیا ہوتا جب کہ زبان اردو پروان چڑھ رہی تھی تو شاید پھر ہم بھی ان کی اردو دانی میں یہ خامیاں نہ پکڑتے۔ ان سے بہتر الفاظ اور محاورے تو ان لوگوں نے بھی استعمال کئے ہیں۔ جو کہ ان کے ہم عصر تھے، جیسے

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب

مگر ہم نے ان کے تراجم میں تو کیا سابقون الاولون فی التراجم کے تراجم میں بھی زبان دانی کے عیوب نہیں پائے ۔جیسا کہ نام نہاد کنزالایمان میں پائے جاتے ہیں۔ غور فرمائیے کبھی آپ نے ایسا محاورہ سنا ہے کہ "انہوں بنایا" پھر اس کے بعد ایک اور عجیب وغریب محاورہ "پیار دلاتیاں" ہے محو حیرت ہوں کہ اردو کیا سے کیا ہو جائے گی۔

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ

گویا وہ کھجور کے ڈھنڈ ہیں گرے ہوئے (کنز)
دیہاتی اور گنوار قسم کے اجڈ لوگ خالی مکان کو ڈھنڈار بولتے ہیں
صاحب کنز الایمان نے اس میں بھی تبدیلی کی اور بجائے کھوکھلے تنے
لکھنے کے "ڈھنڈ" لکھدیا جو ان کی طبیعت اور فطرت کی مانند ثقیل
اور نامانوس کلمہ ہے نہ جانے کیوں وہ ایسی غیر فطری تحریر لکھا کرتے
ہیں۔ ان کی اس عادت سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ شاید حقیقت
سے دور خلاف وضع اور غیر فطری کاموں اور باتوں کے عادی تھے۔

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
تم پر تراٹے کا منہ بھیجے گا (کنز)

جو لفظ آپ کو کہیں لکھنے بولنے اور پڑھنے میں نہیں ملے گا۔ وہ آپ کو
اعلیٰ حضرت کی نام نہاد کنز الایمان میں مل جائے گا اس کی ایک اور مثال
آپ کے سامنے "تراٹے" کی صورت میں موجود ہے یہ لفظ اور اس
کے قبیل کے دوسرے الفاظ جو کہ سطور سابقہ میں گزر چکے ہیں وہ ایسے
مہمل اور غیر معروف محاورے جنہیں صاحب کنز الایمان نے اپنے
علوم کثیرہ کے حمل سے جنم دیا اس کا ثبوت ہیں کہ جیسے ان کو عربی
زبان پر خاطر خواہ عبور نہ تھا۔ ایسے ہی ان کو اردو زبان پر بھی کما حقہٗ
عبور حاصل نہ تھا۔ اسی لیئے انہوں نے اپنی عبارت کو جا بجا مقامات پر
مہمل اور ثقیل کلمات و محاورات سے مزین کیا اور خود ہی اپنے ہاتھوں
اس نام نہاد علمیت کے راز کو فاش کر دیا جو ان کے معتقدوں اور
مقلدوں نے ان پر علوم کثیرہ کی صورت میں لاد رکھا تھا۔

صاحب کنز الایمان کی تضاد بیانی

ایک مصنف اور ایک مترجم بھی اپنی تحریر کے دوران اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ جہاں وہ اپنے مضمون سے انصاف کر رہا ہے وہاں اپنی تحریر سے انصاف کرے۔ اس لئے کہ یہی چیز اس کی تحریر کو نہ صرف قابل تعریف بناتی بلکہ قابل عمل بھی بناتی ہے یہی بات قول اور فعل میں بھی ضروری ہے کہ جو کہا جائے وہ کیا جائے اور ساتھ ہی اس پر دوام بھی رکھا جائے آدمی اگر کبھی کچھ اور کبھی کچھ والی پالیسی چلتا ہے تو وہ اپنی اس دورخی یا تضاد پر مبنی پالیسی یا تقریر یا تحریر پر عوام الناس سے سوائے اس کے کوئی صلہ نہیں پاتا کہ وہ اسے منافق کہہ کر پکاریں ۔ بعینہ یہ صورت حال نام نہاد کنز الایمان میں ہمیں مترجم اعلیٰ حضرت کی نظر آتی ہے ۔ کہ پورا ترجمہ تضاد کا شکار ہے ۔ کہیں اس تضاد کے ذریعہ بات بگاڑی گئی ہے اور کہیں بگڑی بات زبردستی بنائی گئی ہے ۔

اس عنوان کے تحت درج ذیل تحریر کو پڑھیئے اور منافقانہ طبیعت رکھنے والے نام نہاد اعلیٰ حضرت کے جال مکر و فریب و دجل و تدلیس سے خود کو نکالیئے۔

خلق الانسان

انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا (کنز)

سورہ الرحمٰن کی اس آیت میں " الانسان " کا ترجمہ انہوں نے " انسانیت کی جان محمد " کیا ہے مگر قرآن مجید کی ان بہت سی آیات میں جہاں جہاں لفظ " الانسان " آیا ہے انہوں نے وہاں مذکورہ بالا لفظ کا ترجمہ انسان کیا ہے اس تضاد سے دو ہی باتیں سامنے آتی ہیں یا تو پہلا ترجمہ درست ہے یا پھر دوسرا درست ہے ۔ بخوف طوالت آیات و ترجمہ حذف کر کے صرف

حوالے نقل کرتا ہوں جن کی مدد سے آپ رجوع فرما سکتے ہیں
سورۃ العصر ص۲، سورۃ العادیات ص۶، سورۃ العلق ص۲ سورۃ البلد ص۴
ص۱۵، سورۃ الانفطار ص۶ سورہ عبس ص۱۷ سورۃ القیامہ ص۵ ص۱۰، ص۳۶
سورۃ المعارج ص۱۹۔ سورۃ الزلزال ص۳، سورۃ الدھر ص۱ سورۃ الحشر ص۱۶
سورۃ النساء ص۲۸، سورۃ البلد ص۵ ان آیات مبارکہ کے علاوہ
اور بھی ایسی بہت سی ایسی آیات ہیں جن میں لفظ" الانسان" وارد ہوا ہے
مگر مترجم نے وہاں "انسانیت کی جان محمد" کا ترجمہ کرنے کے بجائے انسان
یا آدمی کا ترجمہ کیا ہے ۔

بریلوی دوستو! اس تضاد بیانی اور دورخی ترجمہ پر تم کیا رائے رکھتے
ہو ذرا ہمیں بھی آگاہ کر دینا۔

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم (کنز)

مذکورہ بالا آیت مذکورہ کے علاوہ قرآن مجید میں اور بھی چند مقامات پر
لفظ "النجم" کبھی واحد کبھی جمع کبھی بحیثیت موصوف اپنی صفت کے ساتھ
آیا ہے مگر اس ایک مقام کے علاوہ صاحب کنز الایمان نے کسی
دوسرے مقام پر ان کلمات کا ترجمہ" اس پیارے چمکتے تارے محمد" کا نہیں
کیا ہے بلکہ وہاں ستارے یا تارے کا ترجمہ کیا ہے

بریلوی دوستو! بتاؤ کونسا ترجمہ درست ہے اگر دونوں صحیح ہیں تو
پھر یہ تضاد کیوں ہے ۔ اور اگر ایک درست دوسرا غلط ہے تو پھر مان
لیجئے کہ یہ ترجمہ کنز الایمان نہیں بلکہ کنز الاغلاط ہے ۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر (کنز)

اس آیت میں صاحب کنزالایمان نے شاھد کے معنی حاضر ناظر کے لکھے ہیں جو کہ ان کے مشرکانہ عقاید کے مطابق ہے مگر بات تو تب ہوتی کہ وہ ہر جگہ شاھد کے معنی حاضر ناظر لکھتے لیکن ایسا نہ ہو سکا اور انھوں نے شاھد کے معنی گواہ بھی لکھے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ (البروج)

ترجمہ: اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں۔

حاضر ناظر میں اور لفظ گواہ میں بڑا فرق ہے یہ دونوں الفاظ اردو لغت میں ایک دوسرے کے مترادف بھی نہیں کہلاتے۔ مگر صرف اپنے عقائد خبیثہ کے پرچار کے لیئے انھوں نے یہ تضاد اختیار کیا اور شاھد کے صحیح معنی جو کہ گواہ کے ہیں چھوڑ کر غلط الفاظ استعمال کیئے۔

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝

تو اے سننے والے تو ہرگز نادان نہ بن (کنز)

جاہل کے معنی اردو میں بھی جاہل ہی ہوتے ہیں۔ نادان تو وہ ہوتا ہے جو کم شعور ہو۔ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے مترادف بھی شمار نہیں ہوتے مگر ایک دوسری جگہ صاحب کنزالایمان اسی لفظ کا ترجمہ بجائے "نادان" کے جاھل کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۔

اور جب جاھل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام (کنز)

بریلوی دوستو! یہ تو بڑی معمولی تضادات ہیں جو کہ میں آپ کو دکھا رہا ہوں۔ اصل تضاد وہ غلط فکر ہے جو اس مجسم پیکر شرک و بدعت احمد رضا خان کے جسد غیر مبارک اور ذہن خبیث میں کار فرما تھی جسکی شیطانی کارستانیوں کو اسوقت آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔

اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی (کنز)
مترجم نے یَتَّبِعُ کا ترجمہ غلامی کرنا کیا ہے جو کہ خود ہم نے بھی اور دیگر
اہل علم نے حیرت کے ساتھ پڑھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مترجم موصوف کو
شیطان نے بذریعہ الہام بشکل وساوس ان معانی سے آگاہ کیا ہو
پھر بھی بہرحال انصاف کا تقاضہ تھا کہ مترجم ہر اس جگہ پر جہاں فعل
مذکورہ بالا یعنی یتبع آیا ہے یا اس کے دوسرے صیغے آئے ہیں
اس کا ترجمہ غلامی ہی کا کرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بطور دلیل
ان کے اسی ترجمے سے ایک آدھ مثال درج کرتا ہوں۔

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو (کنز)

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو
میرے فرماں بردار ہو جاؤ (کنز)

ملاحظہ فرمائیے! کس قدر تضاد صرف ایک ہی لفظ کے ترجمے میں پایا جاتا ہے
یَتَّبِعُونَ کا ترجمہ غلامی کریں گے، لَا تَتَّبِعُوا کا ترجمہ قدم پر قدم نہ رکھو
اور فَاتَّبِعُونِي کا ترجمہ میرے فرماں بردار ہو جاؤ کیا ہے۔۔
میں ان ہی چند مثالوں پر اکتفاء کرتے ہوئے اس مضمون کا اختتام کرتا ہوں حالانکہ
اگر اس موضوع پر کما حقہ لکھا جائے تو اس کے لیئے دفتر درکار ہیں۔
اس لیئے کہ نام نہاد اعلیٰ حضرت کی صرف ایک تحریر ہی نہیں بلکہ ان کا
عقیدہ بھی اور ان کا قول و فعل بھی حدیہ کہ ان کی پوری زندگی اسی طرح کے
تضادات کا مجموعہ ہے۔ [illegible] رضا خان صاحب کے حالات کے لئے جناب حضرات علامہ احسان الٰہی ظہیر
کی تصنیف "البریلویہ" اور علامہ سعید احمد قادری کی تصنیف "رضا خانی مذہب" دیکھیں

علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی کی معرکۃ الآراء
تصنیف

خوابوں میں دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت

یکے از مطبوعات

کتاب خانہ قرآن وسنت

پاک اکیڈمی بک سیلرز اینڈ پبلشرز دوکان ۲۲ جامع باب الاسلام
آرام باغ، کراچی
۲۱۷۴۵۸

مجاہد سنی تحریک علامہ سعید بن عزیز یوسف زئی کی ایک تاریخی تحریر و دستاویز

روداد سنی تحریک
بر
سانحۂ گودھرا کیمپ

۱۹۸۲ء میں کراچی میں برپا ہونیوالی اس تحریک کی مکمل روداد جس نے سبائیت کو لرزہ براندام کر دیا۔ اُن ناقابل فراموش ساعتوں کی روداد جب "ایمان بچانے" زمین پر جھک کر حقانیت اہل سنت کو سجدے کر رہے تھے

قیمت پانچ روپیہ

جامعہ ستاریہ اسلامیہ گلشن اقبال بلاک ۶ یونیورسٹی روڈ کراچی
پاک اکیڈمی دکان ۲۲ جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی